http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۸ تا ۲۴ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ بمطابق ۴ تا ۱۰ جون ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۲

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر چھاپہ غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کی بھونڈی کوشش

قادیانی جماعت موجودہ صدی کا خطرناک کردار

شرعی حجاب کی اہمیت اور افادیت
قرآن و حدیث کی روشنی میں

میں قادیانیت سے کیوں تائب ہوا؟
نائیجیرین پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل کے تاثرات

خدا کرے یہ خبر جھوٹی ہو!

حقیقی سکون کی تلاش

قیمت: ۵ روپے

حرام مال سے صدقہ ناجائز اور موجب وبال ہے:

س...... بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رشوت سود ناجائز تجارت حرام کاروبار وغیرہ سے روپیہ جمع کرتے ہیں اور پھر اس سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ حرام روپیہ تو کمانا گناہ ہے، پھر اس روپے سے صدقہ وغیرہ جائز ہے؟

ج...... مال حرام سے صدقہ قبول نہیں ہوتا بلکہ الٹا موجب وبال ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: "اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک چیز ہی قبول کرتے ہیں۔"

حرام اور ناجائز مال کا صدقہ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص گندگی کا ٹوکرا کسی بادشاہ کو ہدیہ کے طور پر پیش کرے، ظاہر ہے کہ اس سے بادشاہ خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ الٹا ناراض ہوگا۔

"ایک ہاتھ سے صدقہ دیا جائے تو دوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلے" کا مطلب

س...... صدقہ کے بارے علماکرام سے سنا ہے کہ اس طرح دیا جائے کہ دوسرے ہاتھ کو علم نہ ہو۔ "دوسرے ہاتھ سے مراد" دوسرا آدمی ہے کیا اگر ایک آدمی صدقہ دینا چاہتا ہے اور وہ خود باہر کے ملک میں کاروبار کر رہا ہے جس آدمی کو صدقہ دینا چاہتا ہے اس کا کوئی ایڈریس نہیں ہے۔ (وہ عورت ہے) وہ کس طرح اس کو دے گا اگر صدقہ کی رقم اپنی بیوی کے ذریعے دینا چاہے تو کیا اس صدقہ میں کوئی حرج تو نہیں؟ جبکہ بیوی خاوند کے حقوق مساوی ہیں اس طرح صدقہ ہو جائے گا یا نہیں؟ اس کا مقبول حل بتائیں۔

ج...... جو صورت آپ نے لکھی ہے اس کے مطابق بیوی کے ذریعہ صدقہ دینے میں کوئی حرج نہیں "ایک ہاتھ سے دیا جائے تو دوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلے" سے مقصود یہ ہے کہ نمود و نمائش اور ریاکاری نہیں ہونی چاہئے۔ اور گھر کے معتمد علیہ فرد کے ذریعے صدقہ دینا ریاکاری نہیں۔

صدقہ میں بہت سی قیود لگانا درست نہیں:

س...... کیا صدقہ میں کالا مرغا یا کسی رنگ و نسل کا مرغا دینا جائز ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... جو چیز رضائے الٰہی کے لئے فی سبیل اللہ دی جائے وہ صدقہ کہلاتی ہے۔ نفلی صدقہ کم یا زیادہ اپنی توفیق کے مطابق آدمی کر سکتا ہے۔ صدقہ سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں، صدقے میں بکرے یا مرغ کا ذبح کرنا کوئی شرط نہیں اور نہ کسی رنگ و نسل کی قید ہے، بعض لوگ جو اس قسم کی قیود لگاتے ہیں وہ اکثر بددین ہوتے ہیں۔

منت کو پورا کرنا ضروری ہے اور اسکے مستحق غریب لوگ اور مدرسہ کے طالبعلم ہیں:

س...... میری والدہ صاحبہ نے میری نوکری کے سلسلے میں منت مانی تھی کہ اگر میرے بیٹے کو مطلوبہ جگہ نوکری مل گئی تو میں اللہ کے نام پر قربانی کروں گی۔ الحمدللہ نوکری مل گئی خدا کا شکر ہے۔ لیکن کافی عرصہ گزر گیا ابھی تک منت پوری نہیں کی۔ اس میں سستی اور دیر ضرور ہوئی ہے لیکن اس میں ہماری نیت میں کوئی فتور نہیں، صرف یہ مطلوب ہے کہ اس کا طریقہ کار کیا ہو جو صحیح اور عین اسلامی ہو۔ اس میں اختلاف رائے یہ ہے کہ جس جانور کی قربانی کی جائے اس کا گوشت رشتہ داروں، گھر کے افراد کے لئے ناجائز ہے یہ پورا کا پورا غریب و مسکین یا کسی دارالعلوم مدرسہ کو دے دینا چاہئے؟

ج...... آپ کی والدہ کے ذمہ قربانی کے دنوں میں قربانی واجب ہے اور اس گوشت کا فقراء پر تقسیم کرنا لازم ہے۔ منت کی چیز غنی اور مالدار لوگ نہیں کھا سکتے جس طرح کہ زکوٰۃ اور صدقہ فطر مالداروں کے لئے حلال نہیں۔

منت کا ایک ہی روزہ رکھنا ہوگا یا دو:

س...... کسی آدمی نے منت مانی تھی کہ میرا فلاں کام پورا ہو گیا تو میں ہر سال محرم کے مہینے میں یا کسی اور مہینے میں ایک روزہ رکھوں گا۔ اس کی منت پوری ہو گئی۔ روزہ تو وہ ہر سال اپنے مقررہ مہینہ میں رکھتا ہے مگر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ منت کا روزہ اکیلا ایک نہیں رکھا جاتا۔ دو لگاتار رکھے۔

برائے مہربانی اس سلسلے میں ازروئے شریعت روشنی ڈالیں تاکہ شک دور ہو۔ اگر دو روزے لگاتار رکھنے تھے تو گزشتہ جتنے سالوں کے روزے رکھے ہوں ان کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

ج...... اگر ایک ہی روزہ کی منت مانی تھی تو ایک روزہ واجب ہے دوسرا مستحب۔ اس کی قضا رکھنے کی ضرورت نہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸	۱۸ تا ۲۴ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۴ تا ۱۰ جون ۱۹۹۹ء	شمارہ ۲۱

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائنگ و تزئین

آرشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

سرپرست:

حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ:

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر

مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

خدا کرے یہ خبر جھوٹی ہو!	(اداریہ)	4
میں قادیانیت سے کیوں تائب ہوا؟	(جناب اقبال حسین انصاری)	6
قادیانی جماعت ...... موجودہ صدی کا خطرناک کردار	(جناب ابن فیروز)	12
مرکزی دفتر پر چھاپہ غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کی کوشش	(قاری زید مسعود)	15
شرعی حجاب کی اہمیت و افادیت	(بنت سعید احمد)	17
حقیقی سکون کی تلاش!	(مولانا محمد ہارون)	21
رسول آخرین ﷺ کا طرز گفتگو	(پروفیسر حمزہ نعیم)	23
اخبار ختم نبوت		25

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۶۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171- 737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کرے یہ خبر جھوٹی ہو!

گزشتہ دنوں کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے تردید قادیانیت سے متعلق تین رسائل پر سرحد حکومت نے پابندی لگادی ہے۔

اس خبر کی ابھی تک تصدیق نہیں ہو سکی' اور نہ ہی ابھی تک گورنمنٹ کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس پابندی سے متعلق کوئی نوٹس موصول ہوا ہے' ممکن ہے کسی دین دشمن قادیانی نے یہ بے پر کی اڑائی ہو؟ خدا کرے یہ خبر جھوٹی ہو' اگر بالفرض یہ خبر سچی ہے تو بلاشبہ یہ سرحد حکومت کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ ہے۔

صوبہ سرحد جہاں کی آبادی کا تقریباً ۹۰ فیصد حصہ دینی مزاج کا حامل اور دینی اقدار اور نفاذ اسلام کا پرجوش داعی ہے' وہاں قادیانی افسران اس قدر منہ زور ہو جائیں کہ مسیلمہ پنجاب کی ایمان سوز تحریروں اور حیا باختہ عقائد کی نشاندہی کرنے والی کتب و رسائل پر پابندی عائد ہو جائے' نہایت ہی لائق شرم ہے۔

ہمارے خیال میں یہ مسلم لیگ حکومت کے صوبہ سرحد میں قاضی عدالتوں کے قیام کے اقدام کو (قطع نظر اس کے کہ ہمیں حکومت کے طریقہ کار سے سو فیصد اتفاق نہ ہو) ناکام کرنے اور حکومت کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ دوسرے لفظوں میں حکومت کو عوام کی نظروں سے گرانے کی ایک کامیاب کوشش ہے کہ مسلم لیگ حکومت' اسلام اور اسلامی آئین سے زیادہ مرزائے قادیان اور دجال ہندوستان سے زیادہ مخلص ہے۔ قادیانی جو پاکستان کو ارض ناپاک کہتے ہیں' اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھتے ہیں' پاکستان سے زیادہ ہندوستان اور اسرائیل کے وفادار ہیں پاکستان میں رہ کر یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے کام کرتے ہیں اور پاکستان کے خفیہ راز چرا کر انہیں پہنچاتے ہیں' قادیانی جو پوری امت مسلمہ کو نعوذباللہ کافر کہتے ہیں' اور خاکم بدہن ختم نبوت کا تاج' سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے نوچ کر کانے دجال' میٹرک فیل کلرک اور انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی کے ناہموار سر پر سجانے کی کوشش کرتے ہیں' حکومت ایسے دین و ملت دشمن غداروں کے ہاتھوں اس قدر بے بس ہے کہ وہ حکومت کے ذریعہ ہی مسلمانوں کا گلہ کاٹ رہے ہیں اور حکومت کو ان کا پتہ بھی نہیں چلتا۔

بقول شیخ سعدیؒ کے کہ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک صاحب کہیں گئے وہاں کتے ان کے پیچھے لگ گئے' جان چھڑانے اور کتوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے انہوں نے جب زمین پر پتھر اٹھانے کے لئے ہاتھ مارا اور زمین سے پتھر ہاتھ میں نہ آیا تو فرمانے لگے:

''عجیب ظالم لوگ ہیں کتوں کو کھلا چھوڑ دیا اور پتھروں کو باندھ رکھا ہے۔''

یہاں بھی یہی معاملہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ان دین دشمن کتوں کے گلے میں پٹہ ڈالا جاتا اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جاتا' جگہ جگہ پھیلے ہوئے ان کے ڈش انٹینوں' ان کی عبادت گاہوں اور شعائر اسلام کی توہین و تضحیک کے مراکز پر پابندی لگائی جاتی' مگر ''الٹا چور

کو توال کو ڈانٹے" کے مصداق ان رسائل وکتب پر پابندی لگادی گئی' جن میں کہ انہیں ان کے کفروارتداد کا آئینہ دکھایا گیا تھا۔

ہمارے خیال میں حکومت پاکستان کا یہ اقدام تحریک ختم نبوت کے کارکنوں عمائدین اور شہداکی قربانیوں کے ساتھ کھلی غداری ہے' کسے معلوم نہیں کہ مسلمانان ہندوستان نے اس دجالی فتنہ اور شجرہ خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے کس قدر قربانیاں دیں؟ مسلمانوں نے ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ کی خاطر جیلیں کاٹیں' گھربار چھوڑے' چین وسکون قربان کئے جوانیوں کو داؤ پر لگایا اور اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کیا اور بالآخر پورے ایک سو سال کے بعد قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملت اسلامیہ کے جسم سے الگ کر دیا گیا۔

کیا موجودہ حکومت مسلمانوں کو دوبارہ قادیانیوں کے خلاف میدان میں لانا چاہتی ہے؟ یا پھر حکومت ان کو ابھی تک غیر مسلم نہیں سمجھتی؟ بہر حال حکومت کو اپنے ان عیار وشاطر دشمنوں سے ہوشیار رہنا چاہئے ورنہ اگر ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متوالے اٹھ کھڑے ہوئے تو قادیانیت کی اس بدبودار لاش کے ساتھ ساتھ حکومت کی بلند وبالا عمارت بھی خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گی۔ حکومت کو قادیانیت کی سرگرمیوں کا نوٹس لینا چاہئے اور اگر یہ خبر سچی ہے تو ایسے افراد کو قرار واقعی سزا دی جانی چاہئے' جنھوں نے یہ ناپاک اقدام کیا ہے اور آئندہ کے لئے ایسے قادیانیت نواز افسران پر کڑی نگاہ رکھی جائے تاکہ آئندہ کوئی دوسرا شخص ایسی ناپاک جسارت نہ کر سکے۔

اس خبر کی اشاعت کے بعد مسلمانوں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک نمائندہ وفد نے جو سینیٹر حاجی عبدالرحمٰن' مولانا نورالحق نور' مولانا مفتی محمد جمیل خان پر مشتمل تھا' جناب میجر محمد عامر صاحب سے ملاقات کی' اور ان کو اس خبر کی اشاعت سے متعلق ملک میں پھیلنے والی بے چینی سے آگاہ کیا اور کہا کہ مسلمان عوام صحیح صورتحال معلوم کرنا چاہتی ہے لہذا اس سازش کا کھوج لگایا جائے اور یہ معلوم کیا جائے کہ یہ خبر کہاں تک درست ہے؟ جناب میجر عامر صاحب نے وفد کو یقین دلایا کہ میرے علم میں ایسی کوئی خبر یا نوٹیفکیشن نہیں ہے' تاہم میں اس سلسلہ میں فوری طور پر تحقیقات کر کے اس جرم کے مرتکب افراد کے خلاف بھرپور کارروائی کروں گا۔

ایک طرف تو قادیانی افسران کی شاطرانہ چالوں کا یہ حال ہے اور دوسری طرف ہماری حکومت کی دریادلی کا یہ عالم ہے کہ گزشتہ دنوں غالباً کسی اسی طرح کے انگریزی نمک خوار نے حکومت کو مشورہ دیا کہ غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی سائنسی خدمات کے عوض ان کے نام اور تصویر پر مشتمل ڈاک ٹکٹ جاری کر دیا جائے۔ چنانچہ اس غدار پاکستان کے نام کا ڈاک ٹکٹ جاری کر دیا گیا۔ اس پر ملک بھر کے مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کیا اخبارات میں کالم لکھے گئے' مذمتیں کی گئیں اعلیٰ افسران سے ملاقاتیں کی گئیں' جگہ جگہ جلسے' جلوس نکالے گئے۔ حکومت اور انتظامیہ نے یقین دہانی کرائی کہ اس ٹکٹ کو آئندہ کے لئے بند کر دیا جائے گا۔ غدار پاکستان کی تعظیم وتوقیر کی نشانی ڈاک ٹکٹ' جو انتہائی درجہ کی لائق شرم حرکت اور ملک وملت سے غداری کے مترادف ہے تاحال اس کو تو بند نہیں کیا گیا۔ دوسری طرف قادیانی اپنے مخصوص سازشی انداز سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تردید قادیانیت پر مشتمل رسائل پر پابندی کی خبر شائع کر کے مسلمانوں کو مزید اشتعال دلانے اور ان کے جذبات سے کھیلنے کی ناپاک کوشش میں کامیاب ہو گئے۔ اس لئے ہم ایک بار پھر حکومت سے اپیل کریں گے کہ مسلمانوں کو کسی دوسری آزمائش سے دوچار کرنے سے پہلے اس مسئلہ کو حل کر دیا جائے کیونکہ ملک اب کسی قسم کی تحریک کا متحمل نہیں ہے۔

وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اقبال حسین انصاری

میں قادیانیت سے کیوں تائب ہوا؟

نائیجیرین پروفیسر ڈاکٹر اسماعیل کے تاثرات

میں اللہ کے سامنے بہ قسم یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں قادیانی فرقہ اور ان کے مذہب قادیانیت کے خلاف کسی قسم کا ذاتی بغض و کینہ نہیں رکھتا' میرا یہ پختہ ایمان ہے کہ ہر شخص ذاتی طور پر اپنے دین اور اپنے اختیار کردہ مذہب کے لئے اللہ کے سامنے خود ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ قادیانیت سے توبہ کے سلسلے میں میری اس تحریر کا اصل مدعا' بالکل واضح الفاظ میں صرف یہ اعلان کر دینا ہے کہ میری تحقیق کے مطابق (قادیانیت) اسلام نہیں ہے۔ یہ اعلان اس لئے بھی ضروری ہو گیا ہے کہ اکثر و بیشتر موقع پر میں نے محسوس کیا کہ قادیانیت کے ساتھ میری وابستگی' دوسروں کو قادیانی مذہب اپنانے میں معاون ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے جب قادیانیت کی اصل حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی تو میں نے اپنے ذمہ داری اور بوجھ سے سبکدوش ہونے کی کوشش کی اور دل میں یہ بات آئی کہ اس حقیقت سے انہیں بھی باخبر کروں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھ منکشف کیا ہے۔

ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن ان ربک هو اعلم بمن ضل عن سبیله .... (النحل)

موجودہ کاوش سے میرا مقصد دراصل یہ ہے کہ جو لوگ خلوص دل کے ساتھ قادیانیت کی حقیقت کے متلاشی ہیں' ان کو صحیح صورتحال سے آگاہ کر دوں...... اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو عقل سلیم عطا کرے اور صراط مستقیم دکھا دے میں ان کے حق میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ انہیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ غلط راستے کو ترک کرنے اور جھوٹ سے کنارہ کشی کرنے کے معاملہ میں شجاعت اور جرأتمندی سے کام لیں۔

ترجمہ: "اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو گا' جس کو اس کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں وہ ان سے اعراض کرے' ہم ایسے مجرموں سے بدلہ لیں گے۔" .... (السجدہ: ۲۲)

> **قادیانیوں کی ایک دوسری خصوصیت وہ چالبازی ہے جس کے ذریعے وہ اپنے آپ کو مسلمانوں پر مسلط کرتے ہیں**

ترجمہ: "آپ (ان سے) کہئے کہ کیا ہم تم کو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں یہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کی کرائی محنت سب گئی گزری ہوئی اور وہ (بوجہ جہل کے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رب کی آیتوں کا (یعنی کتب الٰہیہ کا) اور اس کے ملنے کا (یعنی قیامت کا) انکار کر رہے ہیں' سو (اس لئے) ان کے سارے کام غارت ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان کے (نیک اعمال) کا ذرہ بھی وزن قائم نہ کریں گے (بلکہ) ان کی سزا وہی ہو گی یعنی دوزخ اس سبب سے کہ انہوں نے کفر کیا تھا اور (یہ کہ) میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا" (الکہف: ۱۰۶٬۱۰۴)

ان دنوں ہندوستان کے مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین کے خلاف عالمی سطح پر ایک زوردار شورش برپا ہے۔ آنجہانی مرزا صاحب نے ۱۹۰۸ء میں اپنی وفات سے قبل خود کو اور اپنے متبعین کو "احمدی" کے نام سے ممتاز کیا تھا (جو بعد میں دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے) یہ شورش خاص کر ان مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی اسلام کے نام پر خفیہ طور پر ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں' اس وجہ سے دوسرے مقامات کے مقابلہ میں پاکستان میں یہ تنازعہ اور اس کی تلخی زیادہ محسوس کی جا رہی ہے یہ صورتحال انہیں صرف مذہبی طور پر ہی نہیں بلکہ سیاسی طور پر متاثر کر رہی ہے۔

جیسا کہ پاکستان کے نام سے ظاہر ہے یہ ملک اسلام کے نام پر عالم وجود میں آیا۔ اسی وجہ

سے پاکستان کے دستور کی دفعات میں ایک دفعہ یہ بھی رکھی گئی کہ ملک کے اعلیٰ سیاسی منصب پر صرف مسلمان ہی فائز ہو سکتا ہے۔ یہ دفعہ کسی مذہبی تعصب کے تحت شامل نہیں کی گئی اس کا لحاظ صرف اسلام کی مصلحتوں کا تحفظ تھا جو ہمیشہ سے پاکستان کا سرکاری مذہب رہا ہے۔

حصول آزادی کے بعد ہی سے پاکستان کے مسلمان' اپنی حکومتوں سے یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور یہ مان لیا جائے کہ قادیانیوں کا تعلق ایسی اقلیت سے ہے جس میں سے نہ وزیراعظم منتخب ہو سکتا ہے اور نہ صدر۔ حکومت اور اس کا مطلب یہی تھا کہ پاکستان کی نظریاتی حدود کا بھی تحفظ ہو سکے۔

ساری دنیا میں مسلمانوں کی ایک زبردست اکثریت نہ قادیانیت کو اسلام سمجھتی ہے اور نہ ان کو مسلمان مانتی ہے۔ آیئے دیکھیں کہ قادیانیوں کے خلاف دنیا کے مسلمانوں کے اس موقف کی حمایت یا مخالفت میں کیا کیا دلیلیں پیش کی جاسکتی ہیں:

بچپن میں میری تربیت کچھ ایسے ماحول میں ہوئی تھی کہ ہندو پاکستان کے قادیانی تبلیغی مشنوں کو میں عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ یہ مشن ہماری دینی سرگرمیوں کی نگرانی اور رہنمائی کرتے تھے' جب یہ جماعتیں ہمارے بزرگوں اور ان کی وساطت سے ہم تک پہنچیں تو اسی اعتماد کی وجہ سے ہم ان کی تمام باتوں پر پورا پورا یقین کر لیتے تھے۔

ان کے وعظ بظاہر قابل عمل معلوم ہوتے تھے اور ان کے استدلال کو ہم نیک نیتی کے ساتھ قبول کر لیا کرتے تھے۔ وہ لوگ ان مسائل میں اپنے دعوؤں کو ثابت کرنے کے لئے اسلامی کتابوں کا حوالہ دیتے تھے اور ہم اپنے اعتماد کی وجہ سے ان حوالوں کی چھان بین کئے بغیر ہی بے چوں چرا قبول کر لیا کرتے تھے۔

ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ وہ ہمیں مسلمانوں کے سواد اعظم سے بے گانہ کر دیں جن کی اسلامی طرز زندگی میں وہ کیڑے نکالا کرتے تھے۔ اس طرح اپنے زعم میں وہ قادیانیت کے نام پر ہمارے سامنے حقیقی اسلام پیش کرتے تھے۔

وہ اکثر ہمیں یہ تاثر دیتے کہ تقسیم ملک سے قبل ہندوستان میں اور اس کے بعد پاکستان میں قادیانیوں کو جس شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا وہ قادیانیت کی صداقت کا حتمی ثبوت ہے کیونکہ کوئی نبی خود اپنی بستی یا اپنے ہی ملک میں آسانی سے قبول نہیں کیا جاتا' یہ دلیل بھی ہمیں قابل فہم نظر آتی تھی۔ اس لئے پرخلوص اعتماد کے ساتھ ہم ان کے پیچھے چلتے رہے۔

اسی اعتماد کے ساتھ ہم نے قادیانی نوجوانوں کی کانفرنس سے ۱۹۷۲ء میں خطاب کیا تھا بعد ازاں کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے جن کی روشنی میں مجھے قادیانیوں کے ان دعوؤں کا جو اس وقت تک مقبول ہو چکے تھے ازسر نو جائزہ لینا پڑا تاکہ ان کے حوالوں کی مزید چھان بین کی جاسکے۔

میرا مقصد دراصل یہ تھا کہ قادیانیوں کے خلاف روزافزوں مخالفت کے مقابلے کے لئے خود کو مضبوطی کے ساتھ تیار کروں۔ یونیورسٹی کے ایک استاد کی حیثیت سے مجھے اس بات کا پورا پورا احساس تھا کہ قادیانیت کی حمایت میں جو اعلانات کرتا رہتا ہوں ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مستند اسلامی کتب حوالہ جات پر مبنی ہوں' مگر قادیانی تبلیغی مشن کے حوالہ جات کی اس چھان بین کے مایوس کن نتائج برآمد ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اور انسان دونوں کے سامنے مجھے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ان کے دعوؤں اور ان کی مفروضہ مقاصد کی خود انہیں کی خاطر میں نے جتنی زیادہ چھان بین کی اتنی ہی وضاحت سے مجھ پر منکشف ہوا کہ قادیانی تبلیغی مشن دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے اور اپنے بہت سے متبعین کی لاعلمی سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔

اکثر وہ ایسے مصنفین کا حوالہ دیتے ہیں جو کھل کر قادیانی عقائد کے خلاف ہیں۔ مگر یہ حوالے چالاکی کے ساتھ ایسے طور پر پیش کئے جاتے ہیں کہ محسوس ہو کہ یہ مصنفین قادیانی عقائد ہی کی حمایت کر رہے ہیں' ایک قاری اور حقیقت حال کا متلاشی یہ بات صرف اسی وقت محسوس کر سکتا ہے جب وہ حوالہ جات کی بنیادی کتابوں کا خود مطالعہ کرے اور ان کے سیاق و سباق کو ذہن میں رکھ کر انہیں پڑھے۔ مثال کے طور پر دعوائے نبوت کی حمایت میں اکثر و بیشتر قادیانی اس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منسوب کی جاتی ہے کہ "کہو کہ آپ ﷺ نبیوں کی مہر ہیں یہ نہ کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔"

یہ بات قابل ذکر ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہؓ کی طرف منسوب یہ حوالہ صحاح ستہ یعنی بخاری' مسلم' ابوداؤد' ابن ماجہ' ترمذی اور نسائی' امام مالک کی موطا یا مسند امام ابن حنبل یا مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ حدیث کی

> **قادیانی مشن دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے**

ایسی کتابوں میں موجود نہیں ہے جو عالمی سطح پر مانی ہوئی حدیث کی کتابیں ہیں۔

قادیانیوں کے یہاں غیرمستند حدیث بڑی گرانقدر سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے مستند احادیث کو سامنے رکھ کر ہمیں اس کا جائزہ لینا چاہئے' یہ بات

کے سارے نبیوں میں سب سے آخری نبی تھے اور آپ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں ہے۔ یہی وہ سبب ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے لقب سے یاد کیا ہے اور اس پر قرآن مجید کا واضح اعلان موجود ہے:

اگر میرا موقف غلط ثابت ہو جائے تو میرے والد مجھے مردود اور عاق کر دیں اجتماعی طور پر قادیانی لعنت بھیجیں اور مجھے سولی پر چڑھا دیں' خلاف اس کے اگر میرا موقف درست ثابت ہو تو نائیجیریا کے سارے "قادیانیوں پر جن میں میرے خونی اور خاندانی رشتہ دار بھی شامل ہیں واجب ہوتا ہے کہ وہ قادیانیت چھوڑ دیں جیسا کہ میں نے چھوڑ دیا ہے

ذہن میں رہے کہ قادیانی جماعت غیرمستند حدیث کا حوالہ صرف یہ ثابت کرنے کے لئے دیتی ہے کہ "خاتم النبیین" سے مراد نبی آخر الزمان نہیں ہیں۔

ان کلمات کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعہ واضح فرمائی ہے جو صحیح مسلم' فضائل ۲۶ میں موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری مثال مجھ سے پہلے انبیأ کے ساتھ ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ کیا مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی۔ پس لوگ اس کے دیکھنے کو جوق در جوق آتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھدی گئی تاکہ (مکان کی تعمیر مکمل ہو جاتی) چنانچہ میں نے اس جگہ کو پر کیا اور مجھ سے ہی قصر نبوت مکمل ہوا اور میں ہی خاتم النبیین ہوں (یا) مجھ پر تمام رسل ختم کر دیے گئے۔"

مذکورہ حوالہ جات اور دوسری مستند احادیث سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ خاتم النبیین کا مفہوم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی یہی تھا کہ آپ افضل الانبیأ اور اللہ

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔"

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کا ذکر اس بات سے کیا تعلق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرزند باقی نہ رہے گا۔ مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ کے سید الانبیأ ہونے کے باوجود آپ کے فرزند کا منصب نبوت پر فائز نہ ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کے مناسب نہ تھا اور ادھر اللہ تعالیٰ کو آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی بھیجنا نہیں تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی کہ آپ کے کوئی نرینہ اولاد باقی نہ رہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے یہاں کسی فرزند کا زندہ رہنا بھی اس بات کی ایک بین دلیل ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں...... (مترجم)

چونکہ قادیانیوں کے ذہن پر ہمیشہ سے یہ خیال مسلط رہا ہے کہ ہر قیمت پر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ثابت کی جائے' اس لئے یہ لوگ نہایت عجیب و غریب طور پر اور بے شرمی اور ڈھٹائی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی حمایت میں

قرآن پاک کی بعض آیتوں کے معنی اور تفسیر' توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ اس قسم کی ہیر پھیر انہوں نے قرآنی آیت ومن یطع اللہ والرسول کے ترجمہ میں کی ہے وہ کہتے ہیں "اور جو کوئی اللہ اور اس کے اس نبی کی اطاعت کرتا ہے۔" اس آیت کے جن کلمات کا ترجمہ قادیانی مشن "اور اس کے اس نبی" کی شکل میں کرتے ہیں وہ قرآن کے عربی متن میں "والرسول" ہیں جن کے معنی ہر اعتبار و معیار سے صرف "اور رسول" ہی ہو سکتے ہیں۔ ان کے کوئی اور معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ قرآن کے سیاق و سباق سے انحراف کرتے ہوئے (قادیانی) تبلیغی مشن نے جو ترجمہ فی الواقع کیا ہے وہ ان عربی کلمات کے ہو سکتے ہیں "ورسولہ ھذا" یعنی اس کا یہ رسول اگر نام نہاد تبلیغ مشن کی اس کرتوت کا اس کے منطقی نتیجہ تک پیچھا کیا جائے تو اس کے معنی یہی نکلیں گے کہ قرآن میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور بلاشبہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک سنگین جرم ہے۔ اس لئے کہ اگر صرف قادیانیوں کے ترجمہ کو شائع کیا جائے تو ان کلمات کی حد تک یہ ترجمہ متن سے بالکل مختلف ہو جائے گا۔

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ نائجیریا اور دوسرے افریقی ممالک کے مسلمان جو قادیانی مشن کی رفاقت کا دم بھرتے ہیں اپنی اس رفاقت پر نظر ثانی کریں' اگر وہ واقعی دل سے اس اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو روشناس کرایا۔

قادیانی مشن نے اس آیت شریفہ کے صرف ابتدائی حصہ میں اس لئے اضافہ کیا ہے کہ اپنے غلط ترجمہ کے ذریعہ پوری آیت سے اس کی جول ملا کر اسے اپنی غرض سے ہم آہنگ کر دیں

پوری آیت کا ترجمہ یوں ہے:

"اور جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کا کہنا مانے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاً کرام اور صدیقین اور شہدأ اور صلحأ اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔" (النسأ: ۶۹)

اس آیت کی غلط تفسیر پیش کرکے قادیانی کہتے ہیں کہ خدا اور رسول کی اتباع کرکے کوئی شخص نبوت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو سکتا ہے' وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسے جو بھی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث ہوں گے ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور قرآن پر عمل کریں' کیونکہ ان کو یہ روحانی مرتبہ براہ راست نہیں ملے گا' بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے طفیل میں ہی ملے گا۔

اس غلط تفسیر کرنے کا سبب صرف یہ ہے کہ اس متفقہ رائے کے خلاف' جس پر مسلمانوں کی زبردست اکثریت کا اجماع ہے اور جس میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے مبارک بھی شامل ہے' یہ ثابت کیا جاسکے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی اللہ کے ایک رسول اور نبی تھے

> **قادیانی اسے پسند کریں یا نہ کریں' قادیانیت یا تو معدوم ہو کر صرف تاریخ کی کتابوں میں باقی رہ جائے گی یا کسی اور مذہب میں تبدیل ہو جائے گی**

(نعوذ باللہ) یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے کہ قادیانی مشن نے دنیا والوں کو اس تفسیر سے آگاہ کیوں نہیں کیا جو قرآنی الفاظ کی مستند قاموس کی روشنی میں کی گئی ہے' مثلاً مفردات راغب یا اس کی روشنی میں جو قرآن و حدیث مفسرین و محدثین کی مشہور و معروف کتابوں میں منقول ہے۔ قادیانی یقیناً اس تفسیر سے انکار نہیں کر سکتے جس کو اسلامی علوم اور تفسیر قرآن کے مستند علما اس آیت کے بارے میں آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے احاطہ تحریر میں لا چکے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر پر بحث کرتے ہوئے ابن کثیر (بیروت ایڈیشن ۱۹۶۹ء جلد اول صفحہ ۵۲۲) پر لکھتے ہیں:

"جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے احکام پر چلتا ہے اور ان چیزوں سے بچتا ہے جس سے اللہ اور اس کے رسول نے منع کیا ہے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کو اپنے عالیشان محل میں ان لوگوں کے ساتھ رکھے گا جن پر اس نے انعام فرمایا اور ان کو رفاقت عطا فرمائے گا نبیوں کی' پھر ان کے بعد مذکور صدیقین کی' پھر شہیدوں کی اور عام مومنوں کی جو متقی ہیں اور جو چھپ چھپ کر اور علانیہ نیک عمل کرتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ ان کی تعریف یوں بیان فرمائے گا: "یہ بڑی اچھی رفاقت میں ہیں۔"

حدیث کی بہت سی کتابیں مثلاً مسلم' مسند احمد بن حنبل وغیرہ کی روایات میں اس واقعہ کا ذکر موجود ہے جو اس آیت کا شان نزول ہے۔ مدینہ کے انصار میں سے ایک شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کا چہرہ اداس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اداسی کا سبب دریافت فرمایا:

☆اے رفیق میں کیوں تمہیں اداس دیکھتا ہوں؟

☆اے اللہ کے رسول میں کس سوچ میں پڑ گیا ہوں؟

☆وہ کیا ہے؟

ہم لوگ رات دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں' آپ کے روئے مبارک کو دیکھتے ہیں اور آپ کی صحبت سے مشرف ہوتے ہیں شاید کل قیامت کو آپ نبیوں کے پاس اٹھ جائیں اور آپ تک ہماری رسائی نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا' پھر حضرت جبریل علیہ السلام وحی میں آیت لائے اور فرمایا کہ: "وہ لوگ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں روز قیامت انبیأ وغیرہم کے ساتھ ہوں گے۔" یہ ہے آیت کا شان نزول اور اس کی سیدھی سادھی تفسیر۔ یہ اتنی واضح ہے کہ کسی مزید تشریح کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

میری صرف یہی خواہش ہے کہ قادیانی حضرات مناسب انداز میں اس پر غور و خوض کریں اور ان مذہبی عقائد کو مسترد کر دیں جن کے جال میں ان کے مبلغین نے بڑی کامیابی کے ساتھ انہیں پھنسا رکھا ہے۔

یہ امر مسلم ہے کہ کوئی شخص یا ایک جماعت جمہور کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھوکہ میں نہیں رکھ سکتی' کسی نہ کسی دن اس فریب کی قلعی کھل جائے گی۔ نائیجیریا کے قادیانیو! ذرا غور کرو اور نظر ثانی کرو (اپنے گمراہ کن عقائد پر) اب رہی بات اس قرآنی آیت کی:

یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولاھم یحزنون ○ (الاعراف: ۳۵)

قادیانی مشن نے اپنے حوالہ میں جو اس کا ذکر کیا ہے تو وہ بھی سیاق و سباق سے بالکل ہٹ کر

غلط تفسیر بیان کی ہے ایک کہانی ہے جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے اس غلط نظریہ کی پشت پناہی کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی سلسلہ نبوت جاری ہے۔

قرآن کی تکذیب اور معنوی تحریف کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کا ایک دوسرا عقیدہ یہ بھی ہے کہ وہ مسلمانوں کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں' قرآن کی مخالفت کے علاوہ یہ عقیدہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حکم کی بھی مخالفت کرتا ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول جو ابن ماجہ' الفتن ۸ ۷ حنبل ۴ / ۸ ۷ ۲ ـ ۷ ۵ ۳ اور ۳۸۲ میں مروی ہے یوں آیا ہے کہ:

"میری امت کا اجماع غلطی پر نہیں ہوگا تم معشر المسلمین پر سواد اعظم کے فیصلوں پر عمل کرنا واجب ہوگا جس شخص نے ایک بالشت کے برابر بھی امت سے کنارہ کشی اختیار کی تو اس نے گویا اسلام کے حلقے کو اپنی گردن سے اتار پھینکا۔"

یہ حدیث بھی حقیقتاً اس قدر واضح ہے کہ کسی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ قادیانیوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ اپنی لڑکیوں کی شادی مسلمانوں سے نہ کریں' یہ بھی اسی ضمن میں آتا ہے' اپنے اس عقیدہ کی حمایت میں وہ اسلام کے اس حکم کا حوالہ دیتے ہیں کہ مسلمان عورتوں کی شادی غیر مسلموں کے ساتھ نہیں کرنی چاہئے۔ اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ قادیانی لوگ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس عقیدہ کا جواز صرف اسی صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے جبکہ قادیانیت کو (غیر احمدی) اسلام سے بالکل ہی مختلف مذہب قرار دیا جائے ورنہ بصورت دیگر یہ عقیدہ بالکل ہی ناجائز اور ناقابل دفاع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر سعودی عرب کی حکومت یا کوئی اور حکومت قادیانیت کو غیر اسلام اور قادیانیوں کو غیر مسلم سمجھتی ہے تو کون ہے جو اس حقیقت کو مان لینے کے بعد بھی آسانی سے ان حکومتوں کو موردالزام ٹھہرائے گا۔

قادیانیوں کی ایک دوسری خصوصیت جو انہیں مسلمانوں سے الگ تھلگ کر دیتی ہے ان کی وہ چالبازی ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنے آپ کو مسلمانوں پر مسلط کرتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ مسلمان ان کو منہ نہیں لگاتے وہ اپنی جماعت کے مل جل کر ہی خوبی انجام دے سکتے ہیں' بجائے اس کے کہ وہ اپنے گمراہ کن عقیدوں اور طرز عمل کی ذریعہ انہیں الگ تھلگ کر دیں۔ خلاف اس کے اگر قادیانی کسی مخصوص جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور یورپ کی پیداوار ہیں تو انہیں چاہئے کہ دوسرے مسلمانوں سے الگ رہیں اور اپنے امتیازی نشان کا اعلان کر دیں تاکہ جو لوگ قادیانیت اختیار کریں ان کو شروع سے ہی اس بات کا علم ہو جائے کہ وہ ایک نئے مذہب میں داخل ہو رہے ہیں' بجائے اس کے کہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔

> **اگر یہ سچ ہے (بقول قادیانیوں کہ) کہ قادیانیت عین اسلام ہے تو کیا وجہ ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے درمیان قادیانیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔**

تعلیم یافتہ ارکان حکومت کی کلیدی اسامیوں پر فائز کرانے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسے افراد کی وساطت سے اسلام کے نام پر قادیانیت کے مفاد میں پوشیدہ طور پر بالواسطہ سرگرم عمل رہتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ قادیانی حضرات کے لئے اب وہ وقت آگیا ہے کہ دنیا کے سامنے اپنا موقف ظاہر کر دیں کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اگر وہ خود کو مسلمان سمجھتے ہیں تو ان کو مسلمانوں کی اجماعی رائے پر عمل کرنا ہوگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی تابع کے خیال سے دست بردار ہونا پڑے گا اور دیگر باطل جھوٹے عقائد کو بھی یکسر چھوڑنا ہوگا۔ انہیں اسلام کو مستحکم اور متحد کرنے کے لئے دوسرے مسلمانوں کے دوش بدوش کام کرنا ہوگا' وہ اس فریضہ کو دوسرے مسلمانوں سے

قادیانیت کے نام کو چمکائے رکھنے کیلئے یہ عذر کافی نہیں ہے کہ ایک طبقہ غلام احمد کو صرف مجدد مانتا ہے' اس کا سبب یہ ہے کہ (اگر انہیں مجدد فرض بھی کر لیا جائے تو) اسلام میں صرف یہی ایک صاحب مجدد نہیں ہوئے ہیں۔ مختلف اوقات میں بہت سے مصلحین اسلام غلام احمد سے قبل آچکے ہیں اور ان میں سے ہر ایک نے اسلام کی مجموعی ترقی کے لئے خصوصی فرائض انجام دیئے ہیں۔ مگر ان میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا' اسلام نے ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی ہے کہ کوئی مصلح اپنی ایک خاص جماعت بنا کر اس کا کوئی خاص نام رکھ دے۔ غلام احمد سے قبل بھی کسی سابق مجدد نے ایسا نہیں کیا' مثلاً اسلام کے سب سے رفیع الشان مصلح حضرت امام غزالی تھے'

انہوں نے کبھی کسی خاص نام سے کوئی خاص جماعت نہیں بنائی (اس کے علاوہ اسلام کے کسی مجدد یا مصلح نے کبھی خود یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اللہ نے اسے مجدد یا مصلح بنا کر بھیجا ہے یہ لقب تو ان کی زندگی میں یا وفات کے بعد ان کی دینی خدمات کے اعتراف میں جمہور اسے دیتی ہے 'جو شخص خود اس قسم کا دعویٰ کرے اور اپنی مجددیت کا ڈھنڈورا پیٹے وہ یقیناً کوئی فریبی ہی ہو سکتا ہے...... مترجم)

میں اس سے بخوبی واقف ہوں کہ جہاں تک نائیجیریا اور دوسری جگہ مثلاً لاہوری قادیانیوں کا تعلق ہے' وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غلام احمد صرف ایک مجدد یا مصلح تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلمان' دونوں جماعتوں میں کوئی فرق نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب کی حکومت بھی ان دونوں کے ساتھ یکساں معاملہ کرتی ہے' اور اپنے اس موقف کی یہ دلیل پیش کرتی ہے کہ اگر ان دونوں جماعتوں کے درمیان کوئی معتدبہ فرق ہے تو یہ دونوں ایک ہی مشترک نامی یعنی "احمدیت" سے کیوں موسوم ہیں' سارے قادیانیوں کے نزدیک "احمدیت (یا احمدی) کا نام بانی قادیانیت یعنی غلام احمد کے نام پر ہی رکھا گیا ہے تاکہ ایک دوسرے نام "قادیانی" سے بھی یاد کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد کی جائے ولادت ہندوستان کے قصبہ قادیان سے منسوب ہے۔"

قادیانی اسے پسند کریں یا نہ کریں قادیانیت یا تو معدوم ہو کر صرف تاریخ کی کتابوں میں باقی رہ جائے گی یا کسی اور مذہب کی شکل میں تبدیل ہو جائے گی۔

(لاہوری جماعت یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی دعوائے نبوت نہیں کیا بلکہ قادیانی جماعت نے غلام احمد کی تحریروں میں تحریف کر کے انہیں مدعی نبوت بنا دیا۔ اگر اسے صحیح فرض کر لیا جائے تو ایک جماعت دوسری جماعت کے نزدیک کافر ہو گئی۔ بایں ہمہ کسی جماعت نے دوسری جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر نہیں کیا' اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں جماعتیں اپنی اپنی جگہ ایک ہی مقصد کی خدمت کر رہی ہیں...... مترجم)

اگر یہ سچ ہے کہ (بقول قادیانیوں کے) کہ قادیانیت عین اسلام ہے تو کیا وجہ ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے درمیان قادیانیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں' کیا اس تبلیغی مہم سے ظاہر نہیں ہوتا کہ قادیانیت بذات خود ایک الگ مذہب ہے ؟ اگر قادیانیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے تو ان کے مبلغ اپنے قادیانیوں کو یہ سبق کیوں پڑھاتے ہیں کہ "جب کبھی کوئی احمدی کسی نئی جگہ جائے اور آس پاس کوئی دوسرا احمدی نہ پائے تو وہ اس وقت تک اکیلا ہی نماز پڑھتا رہے جب تک کہ دوسروں کو احمدی نہ بنا لے' اور پھر بعد میں ایسے "نو احمدیوں" کے ساتھ باجماعت نماز کا اہتمام کرے۔" یہ ہیں وہ سوالات جو قادیانیت کے بارے میں ذہن میں ابھرتے ہیں۔

میری تمنا ہے کہ نائیجیریا اور دیگر ممالک کے قادیانی غور و فکر کریں اور قادیانیت کے ساتھ اپنی وابستگی پر نظر ثانی کریں اگر وہ واقعی حقیقی اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں تو گرہ باندھ لیں کہ اس سوال کا جواب "قادیانیت" "نہیں ہے۔

اگر میرا موقف غلط ثابت ہو جائے تو میرے والد مجھے مردود اور عاق کر دیں' اجتماعی طور پر قادیانی مجھ پر لعنت بھیجیں اور مجھے سولی پر چڑھا دیں۔ بخلاف اس کے اگر میرا موقف درست ثابت ہو تو نائیجیریا کے سارے قادیانیوں پر جن میں میرے خونی اور خاندانی رشتہ دار بھی شامل ہیں' واجب ہوتا ہے کہ (قادیانیت کے ساتھ) اپنے تعلق پر نظر ثانی کریں اور جیسا کہ میں نے خود کیا ہے۔

اللہ عزوجل کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ اللہ انہیں سچے اسلام کی راہ دکھائے اور اس پر گامزن ہونے کی انہیں توفیق دے۔

والسلام علی من اتبع الهدی (طه: ٤٧)

اخیر میں نہایت سنجیدگی اور خلوص کے ساتھ میں ان سب لوگوں سے جو اسلام کی سچی محبت اور تلاش میں اب تک قادیانیت سے چمٹے ہوئے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اچھی طرح یہ سمجھ لیں کہ کسی اعتبار سے بھی قادیانیت اسلام نہیں ہے' یہ حقیقت ہے کہ اس کے بانی نے اس کو (قادیانیت) کا نام دیا اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ شروع سے (اسلام سے جدا) یہ ایک نیا مذہب رہا ہے۔ علاوہ بریں قادیانیوں کے چند بنیادی عقائد اور اعمال قادیانیت کو اسلام سے بالکل جدا کر دیتے ہیں۔ مجھے اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ ہر شخص اس معاملہ میں آزاد ہے کہ وہ اپنی پسند کے مطابق جو مذہب چاہے اختیار کرے اور اس کے مطابق عمل کرے' بلاشک و شبہ یہ قانونی قواعد و ضوابط اور بنیادی انسانی حقوق کی قرارداد کے عین مطابق ہے۔ بایں ہمہ یہ بات بھی اہم ہے کہ ایک شخص کا ذہن اس کام کے بارے میں بہت صاف ہونا چاہئے جیسا کہ وہ کر رہا ہے' اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قادیانیت اسلام سے الگ کوئی اور ہی مذہب ہے۔ اس لئے اس کے کٹر پیروؤں کو قرآن کے اس ارشاد کو یاد رکھنا چاہئے اور اس پر غور و فکر کر لینی چاہئے کہ "جو بھی اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کا طالب ہو تو اس سے وہ مذہب قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ خسارہ پانے والوں میں ہو گا۔"

ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا (آل عمران: ٨١)

قادیانی جماعت ـــ موجودہ صدی کا خطرناک کردار

قادیانی اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدے پر ہمیشہ قائم رہے اور ملک عزیز پاکستان کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا کیونکہ قادیانیت کا خمیر ہی جھوٹ کی بنیاد پر اٹھا اس لئے وہ اپنی نام نہاد قربانیوں کا واویلا مچاتے ہیں حالانکہ وہ پاکستان میں "عجمی اسرائیل" ثابت ہوئے ہیں۔ قادیانیوں کا پاکستان کے لئے قربانیاں دینے کا پروپیگنڈہ سراسر لغو اور من گھڑت ہے نبوت کے جیب تراشوں سے بھلائی کی امید عبث ہے............(مدیر)

مرزائی جماعت کے آرگن ماہنامہ "تحریک جدید" ربوہ (موجودہ چناب نگر) نے اگست کی اشاعت میں لکھا کہ:

"احمدیہ جماعت کی تاریخ اس بات کی مظہر ہے کہ یہ جماعت قربانی کے میدان میں کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہی' قربانی مال کی ہو یا جان کی۔ احمدیہ جماعت کے افراد اسے اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتے ہیں اور رضائے خدا کے حصول کا ایک مقدس ذریعہ' پاکستان بننے سے پہلے اور پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد بھی اس جماعت نے اس مملکت خداداد کے لئے ہر رنگ میں' ہر موقع پر قربانی پیش کی ہے اور اس کے قیام اور استحکام میں اس جماعت کی مساعی سنہری حروف میں لکھی جانے کے قابل ہے۔"

اس صدی کا یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے' ویسے تو اس جماعت کا خمیر ہی جھوٹ کی بنیاد پر اٹھا۔ برطانوی سامراج نے مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو فرو کرنے کے لئے مرزائیت کی صورت میں مرزا غلام احمد (اسٹامپ فروش ضلع کچہری سیالکوٹ) کو مہرے کے طور پر آگے بڑھایا تاکہ مسلمانوں' ہندوؤں اور سکھوں میں جو

ابن فیروز

اتحاد زور پکڑتا جا رہا تھا اس کو توڑنے یا ختم کرنے کے لئے برطانوی سامراج کے پاس اس کے سوا کوئی علاج نہیں تھا کہ وہ نہ صرف اس اتحاد کو پارہ پارہ کرے بلکہ مسلمانوں میں بڑھتے ہوئے جذبہ جہاد کو ختم نہیں تو کم ہی کر دے۔ برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا ان کے مذموم مقاصد کے لئے استعمال ہوا اور اس نے ان بنیادوں پر کام کیا جسے برطانوی سامراج نے تیار کیا تھا' مولوی نورالدین بھیروی جو اپنے وقت کا بڑا حکیم تھا کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ احادیث سے ایسی اصطلاح کا اہتمام کرے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم واجبی تھی اور وہ یہ کام بغیر کسی "ماہر" کے انجام نہیں دے سکتا تھا۔ بہر حال انگریزوں کے اس مہرے نے جب حقیقی ہونے کا دعویٰ کیا تو بالغ نظر علما کو اسی وقت احساس ہو گیا کہ مرزا غلام احمد نے جو بڑھا کی ہے اس کے پیچھے ضرور کوئی مقاصد ہیں اور جلد ہی علما حق کو معلوم ہو گیا کہ برطانوی سامراج مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے کیا چاہتا ہے۔ لہٰذا انہوں نے اس فتنے کے خلاف آواز بلند کی۔ اس سلسلہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری نے احادیث کے حوالے سے اس کی بیخ کنی کے لئے مدلل تقاریریں کیں اور کئی عالمانہ مقالے کتابی شکل میں شائع کئے اور نئے فتنے سے مسلمانوں کو خبردار کیا گیا اور بتایا گیا کہ انگریز مسلمان قوم میں جذبہ جہاد سے خوفزدہ ہیں اور مسلمانوں کی توجہ بانٹنے کے لئے اس نے یہ "لعنتی کردار" پیدا کیا۔ مرزا غلام احمد ابتداً میں بھگوان کا اوتار بنا' پھر مجدد' مصلح اور پھر ظلی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح خود ساختہ نبوت کے اس دعویدار کے ماننے والے دو فرقوں میں بٹ گئے' ایک (لاہوری گروپ) نے مجدد تسلیم کیا' دوسرے نے (ربوائی گروپ) نے بروزی نبی مانا۔ گویا لاہوری گروپ نے اسے بروزی نبوت

مرزا طاہر بھارت کے لئے جاسوسی کرتا رہا ہے!

مرزا طاہر کو امریکی سفیر کے ایماء پر ملک سے نکالا گیا!

سے کم درجہ دیا۔ اسی اثناء میں مجلس احرار اسلام نے ان کا تعاقب شروع کیا اور اس فتنہ پردازی سے عوام کو خبردار کیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفیق کاروں نے مرزائی فتنہ کے خلاف دھواں دھار تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا لال حسین اخترؒ نے مجلس ختم نبوت کے اسٹیج سے ان کی ریشہ دوانیوں سے عوام کو آگاہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ برصغیر پاک و ہند کے نامور ادیب' ممتاز صحافی اور شعلہ نوا مقرر آغا شورش کاشمیری' کی خطابت و صحافت کے میدان میں اس کی بیخ کنی کے لئے سرگرم عمل رہے۔ آخر کار ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے فتنہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دے دیا اور ربوہ (موجودہ چناب نگر) کو جو ریاست اندر ریاست کی حیثیت اختیار کرچکا تھا' کھلا شہر قرار دیا فتنہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دینے کی تفصیل کا آغا صاحب نے اپنی کتاب "ختم نبوت" میں احاطہ کیا ہے' غیر مسلم قرار دیئے جانے کے باوجود فتنہ مرزائیت نے مسلمانوں کی اصطلاحیں نہ چھوڑیں اور اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا تعاقب جاری رکھا یہ سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا تاوقتیکہ صدارتی "آرڈی نینس" کے ذریعے ان اصطلاحوں پر پابندی لگا دی گئی جو مسلمان استعمال کرتے ہیں۔ بہر صورت مرزائیوں نے ان اصطلاحات کی پابندی پر بڑا شور مچایا کہ یہ ان کی مذہبی آزادی پر ناروا پابندی ہے۔ حالانکہ جب غیر مسلم قرار دیئے جاچکے ہیں تو پھر مسلمانوں کی اصطلاحیں استعمال کرنا بھی ان کے لئے شجر ممنوعہ قرار دیا جانا ازبس ضروری تھا۔ اب جبکہ ان غیر مسلموں کو مسلمانوں کی اصطلاحوں سے روک دیا گیا ہے تو کہتے ہیں:

"مجلس دستور ساز سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کہا: "آپ آزاد ہیں' اپنے مندروں' مسجدوں اور دوسری عبادتگاہوں میں جانے کے لئے آپ کو پاکستان کی مملکت میں پوری آزادی ہے' خواہ آپ کا تعلق کسی بھی

قادیانی لندن میں نوجوانوں کو تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں!

مذہب' ذات یا عقیدہ سے ہو" تو اس سلسلہ میں اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ ان کے سرپرست سر ظفر اللہ نے ہی قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کیا اور وہ پاؤں پسارے بیٹھے رہے' یہ آزادی ہی تو تھی کہ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ نے بانی پاکستان کی نماز جنازہ پڑھنے کو غیر مسلم سے تشبیہ دی' پاکستان میں وہ پہلے مرزائی تھے جس نے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کرکے خود کو مسلمان سے الگ تھلگ کیا۔ یہ مرزائی ہی تھے جن کے پانی پن کی وجہ سے ریاست گورداسپور کو عین وقت پر پاکستان سے کاٹ دیا گیا' کیا مرزائی اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں؟ اگر انکاری ہیں تو پھر وہ کان کھول کر سن لیں کہ مرزا طاہر احمد کی تقاریر کی جو کیسٹیں ربوہ (موجودہ چناب نگر) پہنچ رہی ہیں ان تقریروں کا مفہوم کیا نکلتا ہے؟ پھر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ پر انہیں کلمہ کے بیج سینے پر آویزاں کرکے قوت کا مظاہرہ کیا جو ہدایت تھی' وہ طاقت کا مظاہرہ کس کو دکھانا چاہتے ہیں یہی نہیں ربوہ کے ہی واقفان حال کے مطابق مرزا ناصر کے زمانے میں مرزا طاہر مرزائیت کے خلاف اٹھنے والی آواز کو دبانے اور اور کچلنے کے انچارج تھے اور مرزا طاہر کی غنڈہ گردی کی بھینٹ مرزائیت سے تائب ہونے والے بے شمار افراد چڑھے مرزا طاہر نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اندرون خانہ کے رازداروں کے مطابق مولانا اسلم قریشی کا اغوا بھی مرزا طاہر کے ایماء پر ہوا۔ ذرائع کے مطابق مرزا طاہر کو امریکی سفیر کے دباؤ پر بذریعہ کار کراچی پہنچایا گیا اور اگر امریکی سفیر کا دباؤ نہ ہوتا تو شاید صورتحال مختلف ہوتی۔ ربوہ میں کہنے والے تو یہاں تک کہتے ہیں کہ مرزا طاہر عرصہ ۲۰ سال سے بھارت کے لئے جاسوسی میں مبینہ طور پر ملوث پایا گیا اور حکومت کو بھارت کے مبینہ جاسوسی کے سلسلہ میں کچھ شواہد بھی ملے' لیکن امریکی سرکار کے دباؤ کے باعث مجبوراً اسے پاکستان سے جانے دیا گیا۔ یہی وہ "قربانیاں" جو مرزائی

پاکستان کے لئے دے رہے ہیں؟ مرزائیوں کو شرم آنی چاہئے کہ پاکستان میں وہ "عجمی اسرائیل" کا کردار ادا کرتے رہے اور کر رہے ہیں' لیکن اس کے باوجود کتنی ڈھٹائی کے ساتھ کہتے ہیں کہ پاکستان بننے سے پہلے اور بعد میں اس جماعت مرزائیہ نے قربانی دی' حالانکہ وہ پاکستان کے لئے "عجمی اسرائیل" ثابت ہوئے ہیں۔ اور یاد آیا کہ مرزائیوں نے لندن میں ایک کانفرنس میں پاکستان سے نوجوانوں کو بلایا تھا جہاں انہیں حب الوطنی کا درس نہیں دیا گیا ہوگا بلکہ انہیں مرزائی مقاصد کے لئے استعمال کیا ہوگا' جیسا کہ سندھ میں مرزائی سرگرمیاں اب کوئی سربستہ راز نہیں رہیں اور انہوں نے سندھ کے حالات سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ یہ الگ بات ہے کہ قسمت نے ان کی یاوری نہیں کی۔ اگر وہ اسے قربانی کا درجہ دیتے ہیں تو پھر ان کی جعلی نبوت کی طرح دی جانے والی قربانی بھی جعلی ہے اور وہ تحریری طور پر ریکارڈ تیار کر رہے ہیں کہ پاکستان کے لئے انہوں نے بھی قربانی دی ہے' حالانکہ یہ سراسر لغو اور بے بنیاد اور من گھڑت ہے کہ پاکستان کے لئے نبوت کے جیب تراشوں نے بھی کوئی خدمت انجام دی' کوئی جانی اور مالی قربانی دی ہے۔

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

مرزائیوں کی حالت اس وقت زخمی سانپ کی ہے' اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ زخمی سانپ کو کچل دے کیونکہ ان سے ایران کے بہائیوں کی طرح خیر کی توقع نہیں اور ایرانی حکومت نے بہائیوں کو زخمی حالت میں نہیں چھوڑا بلکہ انہیں کچل کے رکھ دیا بعینہ مرزائی ایرانی بہائی اور عجمی اسرائیل ہے اسے زخمی حالت میں چھوڑنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ ••

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS& ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone : 745543

جبار کارپٹس
ڈیلرز
☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ
مساجد کے لئے خاص رعایت
Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503
ہم۔ این آر او نیو نزد حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر چھاپہ

غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کی بھونڈی کوشش

تمام مسلمانوں کی مشترکہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر ناجائز چھاپہ قادیانیوں اور غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کی بھونڈی کوشش ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہمیشہ عدم تشدد کا راستہ اختیار کیا ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر چھاپہ' بلاجواز پولیس کی یلغار پر حکومت پاکستان کو اعلانیہ معافی مانگنی چاہئے..................(مدیر)

قاری نوید مسعود ہاشمی

"بالآخر بلی تھیلے سے باہر آگئی"

مسلم لیگی حکمرانوں نے گزشتہ ۳ سال سے پورے ملک بالخصوص صوبہ پنجاب میں علماً دیوبند کے خلاف جو آپریشن شروع کیا تھا وہ اس وقت اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے' پنجاب کی کوئی جیل ایسی نہیں ہے کہ جہاں علماً حق سے وابستہ سینکڑوں علماً' طلباً اور کارکن قید وبند کی صعوبتیں برداشت نہ کررہے ہوں' فرقہ واریت کی آڑ لے کر مساجد اور مدارس کا تقدس پامال کیا جارہا ہے۔ چادر اور چار دیواری کے قانون کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔ راقم اس سے پہلے بھی کئی مضامین میں اس بات کا اظہار کرچکا ہے کہ پنجاب میں ہونے والا آپریشن پورے مسلک دیوبند کے خلاف ہے۔ موجودہ حکومت کو علماً دشمنی وراثت میں ملی ہے۔ موجودہ حکومت ہندو سے اتحاد کرسکتی ہے' فرنگی اور یہودی سے میل ملاپ کرسکتی ہے' لیکن علماً حق کے ساتھ مل بیٹھنا اس کے خمیر اور ضمیر میں ہی نہیں ہے۔ کاش! کہ مسلک علماً دیوبند سے وابستہ مذہبی کارکنوں کے خلاف ہونے والے بلاجواز آپریشن کے آغاز ہی میں اگر مسلک حق سے وابستہ اکابرین سر جوڑ کر بیٹھ جاتے تو یہ دن کبھی نہ دیکھنے پڑتے۔ ملتان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر پر میاں برادران کے پالتو پولیس والے یوں گھسے جیسے کہ اجودھیا کی بابری مسجد میں متعصب ہندو گھسے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام اور مشن سے کون بے وقوف ناواقف ہے؟ کیا ملتان کا ایس ایس پی اور ڈپٹی کمشنر اتنے بے وقوف اور جاہل ہیں کہ انہیں یہ علم ہی نہیں تھا کہ ختم نبوت کا مرکز تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے خلاف متحرک رہتا ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے مرزا قادیانی ملعون کی لعنتی اولاد کی مذموم سرگرمیوں کا پوری دنیا میں تعاقب کرنے والی جماعت کے مرکزی ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ کسی غلط فہمی یا بھول کا نتیجہ قطعاً نہیں تھا بلکہ یہ تو امریکہ بہادر کے اشارے پر قادیانیوں سمیت کفریہ طاقتوں کو خوش کرنے کی ایک بھونڈی کوشش تھی۔

قارئین کرام! گزشتہ مہینوں پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر شہباز شریف امریکہ کا تفصیلی دورہ جو کرکے آئے تھے اس میں یقیناً بہت سے معاملات طے ہوئے تھے اور ان طے شدہ امور کے اثرات افغانستان سمیت پاکستان میں ظاہر تو ہونا ہی تھے اور میرا یہ موقف ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت جیسی غیر متنازعہ جماعت کے مرکز پر چھاپہ انہیں طے شدہ امور کا شاخسانہ ہے۔ اس لئے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں میں کتنی ہی غیر متنازعہ کیوں نہ ہو' ہے تو مکمل مذہبی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مسئلے پر انتہائی اٹل موقف رکھنے والی جماعت اور امریکہ سمیت تمام کفریہ طاقتیں کسی مکمل مذہبی جماعت کو غیر متنازعہ اور پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتیں۔ چنانچہ عالمی مجلس کے مرکز میں چھاپے کے دوران پوری دنیا میں قادیانیوں کا تعاقب کرنے والی نامور شخصیت مولانا اللہ وسایا سمیت دوسرے کئی علماً کو تعارف کروانے کے باوجود لائنوں میں کھڑا کرکے ان سے توہین آمیز سلوک کرکے لندن میں بیٹھے ہوئے لعنتی مرزا طاہر کو لیگی حکمرانوں کی طرف سے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ

تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے‘ ہم مذہبی قوتوں کو کچلنے میں تمہارے شانہ بشانہ شریک ہیں۔ یہاں میرا سوال میاں برادران سے یہ ہے کہ حضرت مولانا اللہ وسایا کا آخر کیا قصور تھا؟ کہ تم نے ان کی توہین کر کے پوری دنیا میں موجود قادیانیوں کی حوصلہ افزائی کر ڈالی۔

قارئین کرام! حیرت کی بات ہے کہ پاکستان میں سندھ کے مقام پر ۲/ مئی کو ایک بہت بڑے اجتماع میں پاکستان کے خلاف نعرے لگائے گئے‘ پاکستان توڑنے کے موضوع پر تقریریں کیں اور برصغیر کے مسلمانوں کے بہت بڑے محسن‘ اسلام کے عظیم جرنیل حضرت محمد بن قاسمؒ کو ڈاکو اور لٹیرا کہا اور ننگِ انسانیت معلون راجہ داہر کو ہیرو قرار دیا۔ لیکن موجودہ حکمرانوں کا دہشت گردی کا کوئی قانون حرکت میں نہیں آیا اور محمد بن قاسمؒ کے خلاف بولنے والوں میں سے کسی پر مقدمہ نہیں بنا‘ ایک سینیٹر نے وزیراعظم کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جس کا موجودہ وزیراعظم نے خود انکشاف کیا‘ لیکن اس ملعون سینیٹر پر نہ تو کوئی مقدمہ قائم ہوا اور نہ ہی دہشت گردی ایکٹ لگا‘ جبکہ دوسری طرف یکم محرم الحرام کی نسبت سے خطیب صاحب نے سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت کا واقعہ بیان کیا تو ان کو دہشت گردی ایکٹ کے تحت گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔

قارئین کرام! اندازہ کریں دہشت گردی کی رٹ لگا کر مگرمچھ کے آنسو بہانے والے وزیراعظم کے دور اقتدار کا......

راقم یہ سمجھتا ہے کہ اگر موجودہ حکمرانوں کو اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے ذرہ برابر بھی محبت ہوتی تو کم از کم ان کے سامنے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخی کرنے والا دجال سینیٹر ضرور اب تک جیل کی ہوا کھا رہا ہوتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز پر چھاپہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے کہ اس کو روٹین کی کارروائی سمجھ کر ٹال دیا جائے‘ بلکہ یہ میاں برادران کے تاریک دور اقتدار کا ایک اور سیاہ کارنامہ ہے‘ لیکن آخر کب تک؟ شاید حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مرتے دم تک اقتدار ہی میں رہیں گے‘ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں تاریخ نے اپنے آپ کو ﴿انا ربکم الاعلیٰ﴾ کہنے والے فرعون کو پانی کی موجوں میں غرق ہوتے دیکھا ہے‘ غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز پر چھاپہ اور علمأ کی توہین تمہارا قبیح ترین جرم ہے‘ جس کی سزا تمہیں آخرت میں ضرور بھگتنا پڑے گی‘ اس لئے کہ مجلس کے مرکز پر چھاپہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں کے دفاع کے مترادف ہے‘ مرزا قادیانی مرتد کا ٹولہ یورپ میں منتقل ہو کر خود کو محفوظ سمجھ رہا تھا لیکن بھلا ہو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر علمأ کا کہ جنہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے مرتدین کی گوشمالی یورپ میں پہنچ کر شروع کر دی‘ قادیانی ملعون افریقہ پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علمأ افریقہ جا پہنچے‘ اور قادیانیوں کے دجل کا پردہ صرف یورپ اور افریقہ ہی نہیں بلکہ دوسرے کئی ممالک میں بھی چاک کر ڈالا۔ بھلا قادیانی اور ان کے سرپرست مجلس کے علمأ کرام کی یہ پھرتیاں کہاں ہضم کر سکتے ہیں‘ چنانچہ اب ان کی خواہش ہے کہ وزیراعظم کی دہشت گردی کی رٹ سے فائدہ اٹھا کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دہشت گردی کے زمرے ہی میں رگڑ دیا جائے‘ لیکن انہیں اندازہ ہونا چاہئے کہ علمأ اور اسلام دشمنی کے نتائج کتنے ہولناک ہوتے ہیں‘ قادیانی خوش ہیں کہ ہم برطانیہ اور اسرائیل میں بہت محفوظ ہیں‘ لیکن انہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جہاد کی جو ہوائیں چل رہی ہیں انشاء اللہ بہت جلد تمہیں ملیامیٹ کر دیں گی۔ میری اکابر علمأ کرام سے گزارش ہے کہ وہ تمام اکابرین کا مشترکہ اجلاس بلا کر مجلس کے دفتر پر چھاپہ مارنے کے جرم کی وجہ سے حکمرانوں سے اعلانیہ معافی مانگنے کا مطالبہ کریں ورنہ اکابر علمأ آگے بڑھیں۔ بلا مبالغہ پاکستانی لاکھوں علمأ کے کہنے پر اپنا خون بہانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ (انشاء اللہ) ●

شرعی حجاب کی اہمیت وافادیت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

دنیا کے کسی مذہب اور قانون میں کسی تمدن اور سوسائٹی میں عورت کو وہ مقام اور مرتبہ نہیں دیا گیا جو مقام اور مرتبہ عورت کو اسلام نے دیا ہے۔ پردہ ہی عورت کی عزت ووقار' عفت' عصمت اور عظمت کا محافظ ہے' پردہ حجاب عورت کی فطرت کے عین مطابق ہے' جہاں دنیا میں بگاڑ کی اور بہت سی صورتیں ہیں وہاں عورت کی بے پردگی بہت بڑا سبب ہے۔ عورت بناؤ سنگھار کرکے سوائے شوہر اور محرم کے غیر محرم کے سامنے نہیں آسکتی یہ اسلام میں ناجائز و حرام ہے ایسا کرنا عورت کے لئے موجب عذاب ہے۔ شرعی پردہ حجاب کے بارے میں ایک فکر انگیز تحریر ملاحظہ فرمائیں.........(مدیر)

عورۃ کے لغوی معنی ہیں: نار' دوی' جسم کے وہ حصے جن کا کھولنا موجب شرم ہے اور عورت کو مستورہ بھی کہا جاتا ہے' جس کے معنی ہیں پوشیدہ مخفی' پردہ نشین عورۃ' افسوس آج کی عورت' عورت ہوتے ہوئے بھی لفظ عورۃ کے مفہوم سے نابلد ہونے کی وجہ سے بہت سی دینی دنیاوی بے راہ روی اور بد اخلاقی جیسی برائیوں میں مبتلا ہے۔ اے مسلمان عورتو! ہم مسلمان ہیں ہمیں مسلمان بننے پر قطعاً مجبور نہیں کیا گیا بلکہ ہم نے اپنی مرضی اور اختیار سے اسلام قبول کرلیا اور اسلام قبول کرنے کا مطلب ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے تمام احکام کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں اور صرف تسلیم پر ہی اکتفا نہیں کرنا بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے اور عمل اسی وقت ممکن ہے جبکہ عمل کا ارادہ ہو طلب اور تڑپ ہو' جیسے انسان نوالہ چبارہا ہے تو جب تک اس کو نگلنے کا ارادہ یا کوشش نہ کرے گا اس وقت تک وہ حلق سے نیچے نہیں اتر سکتا۔ قرآن پاک کا اعلان ہے:

﴿وذکر فان الذکر تنفع المومنین﴾

ترجمہ: "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت فرماتے رہیے بلاشبہ نصیحت مومنین کو ضرور فائدہ دے گی۔"

اللہ نے تو قرآن میں احکامات واضح طور پر ذکر فرمادیئے اور ہمیں ان کو انجام دینے کی نصیحت فرمائی۔ قابل توجہ بات ہے کہ اب ہم پر نصیحت کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟ یا تو نصیحت سننے والا مومن نہیں ہے یا پھر اس کے اندر نصیحت پر عمل پیرا ہونے کی طلب اور تڑپ نہیں ہے۔

بنت سعید

بات دراصل یہ ہے کہ پردہ کی بات آج کی مسلمان عورت کے دل میں اترتی ہی نہیں بعض عورتیں جو نفس کی غلامی میں مبتلا ہیں ان سے جب اسلام کے کسی حکم پر عمل کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو بڑی ڈھٹائی سے کہہ دیتی ہیں کہ سارا دین اسی مسئلہ میں تو نہیں ہے' جیسے پردہ کا حکم ہے۔

دنیا میں کسی مذہب اور قانون میں اور کسی تمدن اور سوسائٹی میں عورت کو وہ مقام اور مرتبہ نہیں دیا گیا جو مقام اور مرتبہ عورت کو اسلام نے دیا ہے' جو لوگ اس فہم سے ناآشنا ہیں ان میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو ذہنی طور پر یورپ کے غلام ہیں یورپ کی مادی ترقی نے ان کی آنکھوں کو چکاچوند کردیا۔ یہ لوگ جب فرنگی تہذیب وثقافت کو دیکھتے ہیں جب یورپ کی مادر پدر آزاد سوسائٹی کا نظارہ کرتے ہیں' جب انگریز مردوں اور عورتوں کے اجتماعی ڈانس پر ان کی نظر پڑتی ہے تو پھر ان کے اندر کا حیوان انگڑائی لے کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور یہ حیوانی معاشرت کے لئے آمادہ ہوجاتی ہیں' ایسی معاشرت جس میں عورت' ماں' بہن' بیٹی اور بیوی کے پاکیزہ مقام سے اتر کر محض ایک ایسی فیشن لیڈی کا روپ اختیار کرلیتی ہے جس کی زندگی کا مقصد جس کے انداز و اطوار جس کی چال پھرت کا سب سے بڑا مقصد شہوت پرست مردوں کی شہوانی نظروں کی پیاس بجھانا ہوتا ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ان تمام باتوں سے قطع نظر اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم عورتوں پر کوئی ظلم یا قید نہیں ہے بلکہ عورت کی فطرت کے عین موافق ہے' اس میں عورت کی عظمت و عفت ہی کا خیال رکھا گیا ہے' پردہ عورت کو غیر مرد کی نگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے بے شک مغرب میں پردہ نہیں وہاں کی عورتیں آزاد اور بے حجاب ہیں مگر کیا اس آزادی سے وہاں کی عورتیں محفوظ ہیں؟ حقیقت تو یہ ہے کہ بے پردگی نے مغرب کی عورت کو سخت نقصان پہنچایا۔ مغرب ہی کی لاکھوں عورتوں نے شادی کے بغیر ناجائز بچہ کی ماں بن کر اپنی قیمتی ہستی کو تباہ

کیا مرد فطرتاً عورت کا پرستار ہوتا ہے وہ عورت کی طرف بے اختیار کھنچتا ہے عورت کے لئے مذہب اور تخت و تاج اور بادشاہی تک چھوڑ دینے کی روایات تاریخ کی کتابوں میں ملتی ہیں۔ عورتوں کے لئے لوگوں نے جنگیں لڑیں' اس سے معلوم ہوا کہ عورت کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ ایک عظیم شے ہے جس کی حفاظت لازمی و ضروری ہے وہ لوگ جو عورت کے بے پردہ ہونے پر راضی ہیں وہ دراصل عورت کے محافظ نہیں بلکہ دشمن ہیں اور وہ عورت جو اپنے آپ کو بے پردہ رکھ کر آزاد سمجھتی ہے وہ خود اپنی عزت و عصمت کو جوکھوں میں ڈال رہی ہے' اسلام نے عورت کو بازاروں کی زینت بننے اور مردوں کی شہوانی نظروں کا شکار ہونے کے بجائے گھر کی ملکہ بنایا۔ ان تمام باتوں کو سمجھنے کے لئے ایک نکتہ محض تبرعاً لکھتی ہوں: جس سے یہ بات قریب الفہم ہو جائے گی۔

جیسے ایک شخص کے پاس ہیرہ ہے اور ہیرے کا مالک اسے گھر میں مخفی طور پر رکھتا ہے تو کوئی عقلمند یہ نہیں کہے گا کہ بھائی تم نے اس کو مخفی کیوں رکھا ہوا ہے؟ جبکہ اسے تو گھر کے آمد و رفت والے گیٹ پر رکھنا چاہئے تھا تاکہ لوگ اس کی زیارت کرتے رہیں کیونکہ معترض کو معلوم ہے کہ اس شخص نے واقعی مخفی رکھ کر عقلمندی کی ہے کیونکہ اگر یہ اسے آمد و رفت والے دروازہ پر لوگوں کی زیارت کے لئے رکھتا تو لوگ اس کو چرا لیتے۔ اس طرح سے وہ ہیرے جیسی قیمتی شے سے محروم ہو جاتا' نتیجہ یہ اخذ ہوا کہ پردہ ہی عورت کی عزت کا محافظ ہے' پردہ عورت کے وقار اس کی عزت' عصمت' عفت اور عظمت کی علامت ہے۔ سن لو! اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے حقوق نسواں کی اہمیت کے لئے پردہ کو ضروری اور فرض قرار دیا۔ عزت اور دین کی حفاظت نے مال کی حفاظت سے بدرجہا زیادہ ضروری ہے۔ اے عورتو! پردہ کوئی ایسا حکم نہیں جس پر عمل کرنا ناممکن اور دشوار ہو۔ (اگر علیہ اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر ہو) یہ کسی انسان یا فرشتہ کا قول نہیں بلکہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے: "اللہ تو تم پر آسانی چاہتے ہیں تم پر تنگی نہیں چاہتے۔" یہ آسانی اسی وقت ممکن ہے جبکہ اللہ کا خوف اور آخرت کی فکر ہو' پردہ کیا ہے اس کو بھی ملاحظہ فرما لیا جائے۔

ستر اور حجاب میں فرق ہے۔ ستر: عورت کا پورا جسم (جس میں سر کے بال بھی شامل ہیں) سر سے پاؤں تک سوائے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پیروں کے پورا جسم ستر ہے' جس کو نماز میں چھپانا فرض ہے۔ پردے کے حکم میں سر سے پاؤں تک پورا کا پورا جسم داخل ہے' جس کو نامحرم مردوں سے چھپانا ضروری ہے گھر میں بھی اور گھر سے باہر بھی۔ بعض عورتیں گھر سے باہر تو سر اور چہرہ چھپانے کا اہتمام کر لیتی ہیں' مگر گھر میں جو نامحرم مرد ہیں ان سے پردہ کا اہتمام نہیں کرتیں یہ قطعاً ناجائز ہے۔ قرآن میں دو بڑی بڑی سورتیں سورۂ نور اور سورۂ احزاب پردہ کے احکام کے بارہ میں نازل ہوئیں۔ افسوس آج کی عورت قرآن کے فہم سے ناآشنا و نابلد ہونے کی وجہ سے بے پردگی اور فحاشی و بے حیائی جیسی بیماریوں میں مبتلا ہے' کاش! آج کی عورت قرآن کو سمجھنے کی کوشش اور فکر کرے۔ آج کی عورت کو تو اتنا علم ہے کہ جتنے مرضی گناہ کرتے رہو نافرمانیوں پر کمر باندھ لو اور جب قرآن کے قطعی فیصلہ: "انسان کو جو مصیبت پہنچتی ہے اسی کے گناہوں کی وجہ سے پہنچتی ہے" سے جب نافرمانیوں پر سزا ملے اور مصیبت آئے تو پھر اللہ نے انسان کی جو فطرت قرآن میں ذکر فرمائی ہے: "اور جب انسان کو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرنے لگتا ہے۔" پھر اس قرآن پاک کی قرآن خوانیاں کر لو اور آیت شفا پڑھ پڑھ کر پھونکتے رہو گھول گھول کر پانی پلاتے رہو' کوئی مر گیا تو قرآن خوانی کر لو اور جب اس قرآن کے ذریعہ سے آفات دور ہو جائیں تو دوبارہ نافرمانیوں پر کمر کس لو۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

اس قرآن پاک کے اتنا موثر مفید باعث شفا ہونے پر ایمان کا تقاضہ تو یہ تھا کہ اس میں غور و فکر کیا جائے کہ آخر یہ کیا جادو ہے' جس میں اتنی تاثیر ہے؟ جس سے تمام آفات و آلام و مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ آخر دیکھیں تو سہی کہ اس کے اندر کیا ہے؟ جیسے عورتوں میں یہ عادت بکثرت پائی جاتی ہے کہ جب وہ دوسری عورت کو خوبصورت دیکھتی ہے رنگ گورا دیکھتی ہے یا بال لمبے دیکھتی ہے تو اس کو فوراً تشویش ہوتی ہے اور دریافت کرتی کہ بہن تم آخر کونسی کریم استعمال کرتی ہو یا کونسا شیمپو استعمال کرتی ہو جس سے تمہارا رنگ اتنا گورا اور بال اتنے لمبے ہیں۔ تو کیا قرآن جو تمام آفات و مصائب کا دافع ہے اس کا یہ تقاضہ نہیں کہ اس میں غور و فکر کیا جائے جبکہ خود اللہ پاک قرآن پاک کی تعریف یوں فرماتے ہیں: ﴿ان هذه تذكرة﴾ "یہ قرآن تو نصیحت کی چیز ہے" اور نصیحت حاصل کرنا کس

وقت ممکن ہے اس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ آج کی مسلمان عورت کو قرآن کا فہم اور اس سے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (آمین)

پردہ نسواں کے بارہ میں قرآن میں سات آیتیں آئی ہیں ۳ سورۂ نور اور ۴ سورۂ احزاب میں اور احادیث مبارکہ کی ستر روایتیں آئی ہیں' جن کا اصل مطلوب شرعی حجاب ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے عورتو! تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو۔"

یہ قانون اسلامی میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور مناسب صورت یہی ہے آیت کا منشاء یہ ہے کہ عورت کا اصل دائرہ عمل اس کا گھر ہے نہ کہ باہر' اس کو اسی دائرے میں رہ کر اطمینان کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے چاہئیں اور محض کپڑا اوڑھ کر لپیٹ کر پردہ کرنے پر اکتفانہ کرے بلکہ پردہ اس طریقہ سے کرے کہ بدن مع لباس نظر نہ آئے قرآن کی ہدایت ہے کہ عورت گھر میں چار دیواری کے اندر ٹک کر رہے یہ خود اس کی بھلائی اور دل کی صفائی کے لئے موزوں ہے اللہ کو اس سے کوئی سود و زیاں نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ عورتوں کی فطرت میں دو چیزیں شامل ہیں: ضعف' پوشیدہ' تمہارے لئے ان کے ضعف کا علاج خاموشی ہے' اور چھپانے کی تدبیر چار دیواری ہے' جہاں تک ممکن ہو عورت (گھر کی) چار دیواری کے اندر رہے۔" (ترمذی شریف)

اور حقیقت یہی ہے کہ جو چیز جتنی قیمتی ہوتی ہے اس کو اسی قدر چھپا کر رکھا جاتا ہے' اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہیرے جواہرات کا دوبار کرنے والے ایک ایک ہیرہ کو چھپا کر کیوں رکھتے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے (یعنی اس عورت کو مسلمان میں برائی پھیلانے کا ذریعہ بناتا ہے) اور عورت اللہ کی رحمت سے قریب تر اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر میں ہو۔" (الحدیث بیہقی واحیا)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب پردہ نسواں کی آیت نازل ہوئی تو اس کے بعد تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن گھروں میں رہ کر پردہ کرتی تھیں اور پردہ کے معاملہ میں بہت احتیاط کرتی تھیں۔ البتہ ضرورت شدیدہ کے وقت گھر سے باہر نکلنا مانع نہیں ہے۔"

اب یہ بات کہ آیا عورت دینی نقطہ نظر سے فیشن کر سکتی ہے یا نہیں؟ اس کے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسلام فطرت کش یعنی فطرت کو ختم کرنے والا نہیں ہے بلکہ فطرت نواز ہے وہ فطری تقاضوں اور خواہشوں پر روک نہیں لگاتا' جہاں تک عورت کی آرائش و جمال اور زینت کا تعلق ہے وہ تو عورت کو اجازت دیتا ہے کہ اخلاقی حدود میں رہ کر بناؤ سنگھار کرلے راہِ اعتدال پر حسن آرائش کرے اور خوبصورت بنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس کی اجازت دی ہے بلکہ اوقات خود اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ اسلام عورت کو بلند مقام دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنی فطری آرائش کے جذبہ کو ضرورت سے زائد نہ بناؤ اسلام نے عورت کو سونے' چاندی' ریشم وغیرہ کے استعمال کی اجازت دی ہے تاکہ ان چیزوں کی مدد سے وہ اپنا حسن بڑھائے اپنے فطری تقاضوں کو پورا کرے۔ اسلام کے نزدیک عورت کا بناؤ سنگھار ایک پسندیدہ فعل ہے۔ احادیث میں عورت کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ اپنے جسم کی آرائش کرے اور اچھا لباس پہنے' زیورات پہنے' عطر و مہندی لگائے' صاف ستھری رہے مگر تمام کاموں کے ساتھ شرط بھی لگائی ہے کہ نسوانی حسن کی نمائش صرف گھر والوں اور شوہر کے لئے ہے' دوسروں کے لئے نہیں ہے۔

عورت بناؤ سنگھار کر کے دوسرے کے سامنے نہیں آسکتی یہ اسلام میں ناجائز و حرام ہے' ایسا کرنا عورت کے لئے موجب عذاب ہے شریعت مطہرہ میں عورت کو اس بات کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ وہ بناؤ سنگھار اور حسن و آرائش' اخلاقی حدود میں رہ کر کرے جہالت اور بے غیرتی پر کمر نہ باندھے۔ اس لئے حد سے گزر جانے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ چونکہ حد سے تجاوز اور زیادہ فیشن' زینت سے متعلق یہ جملہ چیزیں عموی طور پر عورت کو باہر نکلنے اور نمائش کرنے پر ابھارتی ہیں اور یہ خیال پیدا کرتی ہیں کہ اتنا سب کچھ کر کے گھر بیٹھنے کا کیا فائدہ؟ کسی نے دیکھا ہی نہیں'

چنانچہ وہ اس کی نمائش چاہے گی اور بے پردگی اختیار کرے گی جو کہ ایک بد چلن وذلیل اور گری ہوئی عورت کا کام ہے۔ اسلام کے ایسے ہی خیالات کے پیش نظر عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ حد کے اندر رہے اور ہر کام سے پہلے اس کا انجام سوچ لیا کرے' ایسا سوچنا ایک شریف و نیک کردار اور صالحہ عورت کی نشانی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک کا اعلان ہے:

"اے محمد ﷺ! آپ مومن عورتوں کو اس بات کی سخت ہدایت کر دیجئے کہ وہ اپنا بناؤ سنگھار دوسروں کو نہ دکھاتی پھریں اور اسلام سے پہلے دور جاہلیت کی سی شان و شوکت نہ دکھاتی پھریں اور نہ قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے مطابق پھرا کریں۔"

گویا اللہ پاک نے ان دو مختصر جملوں میں عورتوں کے اظہار زینت کی ممانعت فرمادی۔ عورت کے پردہ کے اہتمام کی تاکید کے سلسلے میں قرآن میں تو یہاں تک مذکور ہے کہ:

"عورتیں چلنے میں (یہاں تک اہتمام کریں کہ) اپنے پاؤں زمین پر اس زور سے نہ رکھیں جس سے زیور کی آواز (غیر محرموں کے) کان تک پہنچے۔"

یعنی انہوں نے اپنی زینت جو چھپار کھی ہے اس کا اجنبی لوگوں کو علم ہو جائے جو شرع میں ناجائز ہے' ایسا کرنا عورت کے لئے باعث گناہ ہے' کیونکہ یہ بھی اظہار زینت میں داخل ہے لہٰذا جب عورت کو گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت پیش آئے تو قدیم جاہلانہ شان میں نکلنے سے باز رہے' بلکہ معمولی اور سادہ لباس میں پردے کے جملہ تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے نکلے اور بھری پڑی سڑکوں کے بجائے ایسے راستوں کا انتخاب کرے' جہاں سے لوگوں کی آمدورفت کا سلسلہ کم سے کم ہو۔ قرآن اور حدیث کے ان احکامات کی روشنی کے پیش نظر اس طریقہ اسلام سے ہٹ کر اپنی من مانی وہی عورت پسند کرے گی جو یوم آخرت پر یقین نہ رکھتی ہو اور جس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو۔

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غیر محرم اور اجنبیوں میں زینت کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والی عورت ایسی ہے جیسے روز قیامت کی تاریکی کہ اس میں نور نہیں ہے۔" (الحدیث ترمذی شریف)

اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کی حفاظت فرمائے اور یہ بات یاد رکھیں کہ اسلام میں پردہ کا اہتمام صرف زیوروں کی جھنکار تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ نگاہ کے علاوہ دوسرے حواس کو مشتعل کرنے والی چیزوں کو بھی اظہار زینت کی ممانعت کی طرح منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ جذبات کو مشتعل کرنے والی زیوروں میں سے ایک چیز خوشبو بھی ہے جو ایک نفس شریر کا پیغام دوسرے نفس شریر تک پہنچانے اور خبر رسانی کا سب سے زیادہ لطیف ذریعہ ہے' جسے دوسرے تو معمولی سمجھتے ہیں مگر اسلامی حیا اتنی حساس ہے کہ اس کی طبع نازک پر یہ لطیف تحریک بھی گراں ہے۔ چنانچہ اسی بات کے پیش نظر اسلام ایک مسلمان عورت کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ خوشبو میں بسے ہوئے کپڑے پہن کر راستوں اور بازاروں کی زینت بنے یا محفلوں میں شرکت کرے' کیونکہ اس کا حسن اور زینت اگر مخفی رہے بھی تو اس کے عطریات تو فضا میں پھیل کر جذبات کو متحرک کر رہے ہیں۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو عورت عطر لگا کر لوگوں کے درمیان سے گزرتی ہے وہ بدکار اور آوارہ قسم کی عورت ہے اور اس شان سے وہی عورت نکل سکتی ہے جو اپنی عفت و عصمت کو کھو چکی ہو اور عصمت دری سے رغبت رکھتی ہو۔"
(الحدیث ترمذی شریف)

الغرض اب تک جو کچھ زینت و خوشبو کے بارہ میں ملاحظہ فرمایا ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر وہ آرائش جو بری نیت اور فتنہ سے پاک ہو وہ اسلام کی آرائش ہے اور جس زینت و آرائش میں ذرہ برابر بھی بری نیت شامل ہو وہ جاہلیت و معصیت کی آرائش ہے وہ اسلام کی آرائش نہیں ہو سکتی۔ تیسری بات یہ ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت کے پردہ میں شامل ہے کیونکہ شیطانی نفس کا ایک دوسرا ایجنٹ زبان ہے کتنے ہی فتنے ایسے ہیں جو زبان کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں۔ اجنبی مردوں سے عورتوں کو کلام کی ضرورت پڑے تو احناف کا مسلک یہ ہے کہ لہجہ میں درشتی اور سختی اختیار کرے تاکہ میلان و لالچ کا احتمال ہی پیدا نہ ہونے پائے۔ عورت کی آواز فی نفسہٖ پردہ میں داخل ہے اور اس میں احتیاط و پابندی ضروری ہے' حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غیر محرم کو آواز سنانا جائز نہیں' ہاں ضرورت شدید کے وقت پس پردہ راہِ اعتدال پر جائز ہے بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ ••

فکر شبان

حقیقی سکون کی تلاش!

مولانا محمد ہارون، میر پور خاص

آج کے اس بھیانک دور میں ہر شخص کچھ الجھنوں کا شکار ہے ہر وقت اسے کچھ پریشانیاں ستاتی رہتی ہیں ہر شخص مایوس سا لگتا ہے اور زبان حال سے یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ۔

شوریدگی کے ہاتھ سے سر ہے وبال دوش
صحرا میں اے خدا دیوار بھی نہیں!

بے چینیوں کی بھر مار نے اسے مایوس و احساس کمتری کا شکار بنا دیا ہے حقیقی سکون کی تلاش میں در در بھٹکتا پھر رہا ہے ظاہر میں تو ہنستا ہوا نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں اس کا دل خون کے آنسو رو رہا ہوتا ہے بعض مرتبہ انسان خوابوں کی دنیا میں کھو جاتا ہے اور حسن و خوبی کا تصور کر کے حیرت و شوق کے عالم میں وجد کرنے لگتا ہے لیکن یہ خوابوں کا سلسلہ چند لمحات رہتا ہے اور پھر پچھلی حالت پر لوٹ آتا ہے اور وہی الجھنیں مصیبتیں مشکلیں ستانے لگتی ہیں حقیقی سکون حاصل کرنے کے لئے مارا مارا پھرتا ہے لیکن حقیقی سکون میسر نہ ہونے کی وجہ سے اپنی الجھنوں کو دامن میں سمیٹے اپنے آشیانے میں واپس آنے پر مجبور ہو جاتا ہے اک عجب سی مایوسی میں مبتلا ہے آخر اس نے فیصلہ کیا کہ حقیقی سکون دنیا کے جاہ و جلال اور عیش و عشرت میں رکھا ہے چنانچہ اس نے بڑی بڑی کوٹھیاں تیار کیں اور کائنات کی ہر آرام دہ اشیاء ان میں سجا ڈالیں لیکن پھر بھی الجھنیں قلب کو کاٹنے کو آتی ہیں یہ کوٹھیوں کی سائیں سائیں کرتی دیواریں اسے کھانے کو آتی ہیں اخبارات پڑھ کر اس کا دل کانپ کر رہ جاتا ہے کہ کہیں تو بھائی بھائی کو ہڑپ کر جانا چاہتا ہے اور کسی طرف اسی دولت کی خاطر ایک عزیز دوسرے عزیز کا خون کرتا نظر آتا ہے کسی عقب میں خون میں تڑپتی لاشیں نظر آئیں تو اک آہ سی بھر کر رہ گیا وہ کبھی اسے اپنا ہی ضمیر جھنجھوڑتا ہے کہ اے انسان تو اس دنیا میں آیا کس لئے تھا اور منہ لٹکائے کس طرف کو چلا جا رہا ہے بالآخر اسے جہاں میں ظلمت ہی ظلمت نظر آئی افسوس کہ انسانیت یہ سمجھ بیٹھی کہ اس دنیا میں الجھنوں کے سوا کچھ نہیں اور حقیقی سکون حاصل کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے مگر بہ نظر غور اور دل کی آنکھوں سے دیکھا جائے تو اسے گھر بیٹھے بٹھائے حقیقی سکون مل سکتا ہے۔

نہ شاخ گل ہی اونچی ہے نہ دیوار چمن بلبل
تری ہمت کی کوتاہی تری قسمت کی پستی ہے

وقت وقت کی بات ہے بلکہ وقت کی کیا بات ہے آج چاند کا دور ہے سائنس کی چکا چوند ہے مگر پچھلے پندرہ سو سالوں سے روحانی و اخلاقی تنزل کے حوالے سے زمین اپنے محور پر کچھ اس زاویے سے گھومی ہے کہ سورج و چاند دونوں کو ایک ساتھ گرہن لگ گیا ہے سو اب یہاں مکمل گھٹا ٹوپ ہے بصیرتیں تھک گئی ہیں بصارتیں باقی رہ گئی مگر خالی بصارتوں کو کوئی لے تو کیا کرے؟ ایسی اندھی روشنی میں تو صرف ٹھوکریں ہی لگتی ہیں مدوں کی پشت سے پشت لگ گئی ہے روحانی خلاء۔ ر اس اور آہنی انتشار نقطہ عروج پر ہے کس کے پاس اتنا وقت ہے کہ پل بھر رک کر یہ سوچے ایسا کیوں ہوا ہے؟ جیب میں لمحوں کی کوڑی نہیں تو صدیوں کی سنوار کا سودا کون کرے گا؟

محض چارہ کھانا جینا اور مرنا جواز حیات ٹھہرا ہے عبادت کر کے اپنے پیدا کرنے والے سے کلام کا یارا کس میں ہے وہ خالق قدوس جس نے ہمارے بال بال میں نعمتوں کے خزانے پرو دیئے ہیں اور ہم خاک نشینوں کی سنوار و سدھار کے لئے آسمان سے تئیس سال تک حرف حرف کر کے کتاب اکمل اتارتا رہا وہ رب جلیل جس نے میرے اور آپ کے لئے ہزاروں لاکھوں نعمتوں کو وجود بخشا آسمان ہمارے لئے بنائے زمین ہمارے لئے بنائی یہ پہاڑ درخت سمندر دریا ہمارے لئے یہ بلبل کی چہک یہ کلیوں کی مہک یہ گلوں کا جمال یہ چمن کی خوبصورتی یہ ستاروں کی چمک پر چاندنی کی چشمک یہ سمندروں کا خروش یہ آسمان کی بلندی یہ زمین کی وسعت یہ دنیا کی ساری کی ساری آرام دہ نعمتیں. ہمارے لئے ہی تو خلاق عالم نے پیدا کی ہیں ذرا اس کی قدرت پر غور کریں تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ سرسوں کے دانوں کی بساط ہی کیا ہوتی ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کے سخت پردے کو چیرتا ہوا نرم و نازک سبز پتے کی شکل میں نمودار ہوتا ہے...... شبنم کی بوندیں جن کو ہم ذرا بھی قدر کی نگاہوں سے نہیں دیکھتے اس نوزائیدہ نونہال کی پیاس بجھاتی ہے اور سورج کی کرنیں جن کی روشنی کو ہم پاؤں تلے کچلتے پھرتے ہیں اس کو اپنی تیز و گرم مگر مہربان گود میں لے کر پرورش کرتی ہے ہوا کے جھونکے اس نازک ترین پودے کو جھولا جھلاتے ہیں یہاں تک کہ یہ نونہال جوان ہو جاتا ہے اتنی منزلوں سے گزرنے کے بعد یہ ہمارے استعمال میں آتا ہے اس کی قدرت کا تو یہ عالم ہے اور ہم اس محسن حقیقی کو بھول چکے ہیں اس

کے احسانات بھلا چکے ہیں' جس کی وجہ سے ہر انسان حقیقی سکون سے ناآشنا ہے...... باقی اقوام عالم کا انجام ان کے ساتھ مگر مسلمانوں پر ساری قیامت اپنی بنیاد و مقصد سے ہٹنے کی وجہ سے ٹوٹی ہم نے اپنے آقائے نامدار کا فرمان دکھایا اور سنایا سب کچھ بھلا دیا' آج اگر نوجوانوں سے کہو کہ جاؤ عبادت کرو گردنیں اس کی حضور میں رکھ دو کہ مرنا ایک ہی بار نہیں ٹھہرا ریزہ ریزہ ہو کر بھی اٹھائے جاؤ گے اور جب ہڈیوں پر گوشت پہنایا جائے گا تو اپنے کالے کرتوتوں کا بھی جواب دینا پڑے گا' مگر ان کی طرف سے ایک ہی سوال و جواب آتا ہے کہ عبادت کیوں کریں؟...... اس کا کیا فائدہ ہے؟...... اس کا کیا نقصان ہے؟......

والدین کے پاس اتنی فرصت نہیں کہ انھیں اس فائدے کا فائدہ اور نقصان کا نقصان بتا سکیں سو لے دے کر ایک ہی آس باقی رہ جاتی ہے کہ مایوسی مومن کے لئے نہیں ہے' لہٰذا آج بھی ہمیں حقیقی سکون سے آشنائی ہو سکتی ہے کہ اگر ہم گمراہی اور اندھیرے میں نہ بھٹکیں اس راہ پر چلیں جو سیدھی اور آخری ہے کہ جس سے دوبارہ دنیا کی طرف پھیرے نہ جائیں گے تو عین ممکن ہے کہ ہم صراط مستقیم پر چل کر حقیقی سکون کو حاصل کر سکیں' یہی ایک علاج ہے' آج کی پریشانیوں اور الجھنوں کا ورنہ تو ہر قدم پر ٹھوکریں اور رسوائیاں ہی زندگی کا جزو لاینفک بن جائیں گی۔

عشرت و عیش و کامرانی کب تک
عشرت بھی ہوئی تو نوجوانی کب تک
ہو یہ بھی اگر' قیام دولت ہے محال
دولت بھی ہوئی تو زندگی کب تک

●●

AL-ABDULLAH JEWELLERS
العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

HB

HB
TRUSTABLE MARK

HB
Hameed Bros Jewellers
3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3
فون 515551-5675454
فیکس: 5671503
حمید برادرز جیولرز
HB
HB
3 موہن ٹیرس' نزد جلال دین' شاہراہ عراق' صدر کراچی

پروفیسر منزہ خانم' اسلام آباد

رسولِ آخریںؐ کا اندازِ گفتگو

وفود سے معاملات کے تناظر میں

محدث علامہ محمد طاہر پٹنی نے لکھا ہے:

"یہ سال آمد وفود کا سال تھا' عرب قبائل نے اسلام کے ساتھ قریش کے معاملہ کا انتظار کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ لوگ سب کے پیشوا تھے اور بیت اللہ کے ذمہ دار تھے' جب انہوں نے اسلام کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کردیا' مکہ فتح ہوگیا اور قبیلہ ثقیف نے بھی اسلام قبول کرلیا تو تمام قبائل کے باشندوں نے محسوس کرلیا کہ اب ان کے اندر ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں اور نہ ہی دشمنی زیادہ دیر تک چل سکتی ہے۔ اس وقت ہر طرف سے وفود کی کثرت ہوئی اور لوگ گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل ہونے لگے۔"

(سیرت ابن ہشام ج ۴' ص ۲۰۵)

اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفود کی حاضری کا دروازہ کھل گیا اور عرب کے گوشے گوشے سے قبائل نے اپنے وفود مدینہ منورہ بھیجے۔ یہ وفود اپنے اپنے علاقوں اور مراکز میں نئی روح سے سرشار ہوکر ایمان کا نیا نشہ دعوت اس کا نیا جذبہ' شرک و بت پرستی اور اس کے نشانات و علامات اور جاہلیت اور اس کے اثرات سے شدید نفرت لیکر واپس جاتے۔

سیرت کی مختلف قدیم کتابوں میں مدینہ آنے والے وفود کی تعداد کم سے کم ۱۵ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۴ ملتی ہے۔ ابن اسحاق نے ۱۵ وفود کا حال بیان کیا ہے۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ نے ۳۴ وفود کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن سعد نے ۷۰ وفود کا ذکر کیا ہے' سب سے بڑھ کر تعداد مصنف شامی نے ۱۰۴ بیان کی ہے۔ ان وفود میں اکثر وہ لوگ بھی شامل تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوتی مشن کے دوران خاص بدتمیزیاں بھی کی تھیں۔ اس کے باوجود حضور اکرم ﷺ نے کمال شفقت کا مظاہرہ فرمایا اور اپنی پاکیزہ گفتگو سے ان کے دل موہ لئے۔ اور وہ اسلام کی نعمت سے مالا مال ہوکر واپس لوٹے' حضور اکرم ﷺ نے انہیں انعام و اکرام سے بھی نوازا۔

وفد مزینہ:

ابن سعد نے لکھا ہے کہ سب سے پہلا وفد رجب سن ۵ ہجری میں قبیلہ مزینہ کا تھا' اس میں چار سو افراد شامل تھے۔ اس میں شامل سب ہی لوگ حضور اکرم ﷺ کی گفتگو اور حسن سلوک سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرکے وطن واپس لوٹے۔

وفد بنو تمیم:

بنو تمیم کا وفد بڑی شان و شوکت کے ساتھ دربار نبوی میں آیا۔ یہ وفد قبیلہ کے ۸۰۔۹۰ بڑے بڑے امراء اور روساء پر مشتمل تھا۔ جن میں اقرع بن حابس اعلیٰ درجے کا خطیب' بہت مشہور شاعر تھا اور جس کے فیصلے پر ساری قوم سر تسلیم خم کردیتی تھی اور کسی کو اس کے فیصلے پر نکتہ چینی اور حرف گیری کی جرات نہیں ہوسکتی تھی۔ اپنی خطابت اور شاعری پر اس کو اس درجہ گھمنڈ اور غرور تھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ "جس کی میں تعریف کروں اس کی عزت بڑھ جاتی ہے اور جس کی مذمت کروں اسے داغ لگ جاتا ہے۔" جب یہ وفد مسجد نبوی میں آیا تو انہوں نے اس بات کا بھی لحاظ نہ کیا کہ حضور اکرم ﷺ کس درجہ اور کس شان کے مالک ہیں اور نہ ہی یہ خیال کیا کہ اس وقت حضور اکرم ﷺ مکہ کے فاتح اور ملک عرب کے مالک ہیں۔ انہوں نے نہایت ہی بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے باہر دروازے پر کھڑے ہوکر چیخنا چلانا شروع کردیا' مگر حضور اکرم ﷺ انتہائی وقار اور تواضع کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے اور ان سے بہت نرمی اور ملائمت سے پیش آئے۔ اس کے باوجود وہ لوگ بار بار نہایت گستاخانہ لہجے میں گفتگو کرتے رہے' لیکن کیا مجال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر کسی قسم کے ملال کا اظہار ہوا ہو' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ گفتگو میں کسی قسم کی تلخی یا رنجش کا معاملہ کیا ہو۔ ان لوگوں کے نزدیک صداقت اور سچائی کا معیار شعر و شاعری اور خطابت تھی' انہوں نے کہا کہ ہم مفاخرہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اگر آپ ﷺ کا شاعر ہمارے شاعر سے اور آپ ﷺ کا خطیب ہمارے خطیب سے جیت گئے تو ہم تمہارے مذہب کو قبول کرلیں گے' ورنہ نہیں۔ اگرچہ مسلمان ہونے کے لئے یہ شرط نہایت نامعقول تھی' تاہم حضور اکرم ﷺ نے جب ان کی ایسی اوندھی سمجھ دیکھی تو محض اس خیال سے کہ ممکن ہے اس رنگ سے یہ لوگ مسلمان ہوجائیں' ان کی درخواست کو قبول فرمالیا۔ جس کے بعد ان کے فصیح البیان خطیب عطارد بن حاطب نے کھڑے ہوکر اپنے قبیلے کی تعریف و

توصیف اور فضائل میں ایک بڑی زبردست تقریر کی' جس کا جواب حضور اکرم ﷺ کی طرف سے ثابتؓ بن قیس نے دیا۔ تقریروں کے بعد اشعار کا مقابلہ ہوا۔ بنو تمیم کا قادرالکلام شاعر زبرقان بن بدر اٹھا اور اپنی قوت کی شان میں ایک نہایت زبردست قصیدہ سنایا۔ جس پر حضور نے اپنے درباری شاعر حضرت حسن بن ثابتؓ سے ارشاد فرمایا کہ "حسان اس کا جواب دو" حسان نے نہایت فصیح و بلیغ اشعار میں اس کا جواب دیا۔ جب مقابلہ ختم ہوا تو بنو تمیم نے اپنے خطیب اور شاعر سے فیصلہ سنانے کے لئے کہا۔ اقرع بن حابس نے اپنا فیصلہ ان الفاظ میں سنایا:

"میں اپنے باپ کی قسم کھا کر یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ محمد کا خطیب اس مقابلے میں ہمارے خطیب سے بڑھ کر رہا اور مسلمانوں کا شاعر ہمارے شاعر سے افضل ثابت ہوا۔ ان کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ فصیح اور ان کی زبانیں ہمارے لوگوں کی زبانوں سے زیادہ شیریں ہیں۔" (ابن ہشام السیرۃ النبویہ ج ۴' ص ۲۱۲)

اس مقابلے کے بعد بنی تمیم کے وفد میں شامل سبھی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا۔ حضور اکرم ﷺ نے بکمال شفقت بہت سا انعام و اکرام دیکر ان کو مدینہ سے رخصت فرمایا۔ اندازہ کیجئے اس وقت حضور اکرم ﷺ کی پوزیشن کس قدر مستحکم تھی۔ اگر آپ چاہتے تو سب کو سزا دیکر ذلیل کرسکتے تھے' لیکن حضور اکرم ﷺ نے اپنی شیریں گفتگو اور حسن معاملت سے ایسا زیر کیا کہ نہ صرف وہ اپنی رعونت سے تائب ہوئے بلکہ اسلام میں داخل ہوکر اطاعت گزار مسلمان بن گئے۔

وفد بنی عبدالقیس:

فتح مکہ کے سال یہ وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ہوا۔ اس وفد کی تعداد ۲۰ تھی۔ حضور نے انہیں خوش آمدید کہا' وفد کی طرف سے درخواست کی گئی کہ چونکہ ہمارا علاقہ ہے اور راستے میں کافروں کی آبادیاں ہیں۔ اس لئے ہم صرف حرمت والے چار مہینوں کے علاوہ سفر نہیں کرسکتے' لہٰذا ہمیں چند بنیادی باتیں بتادیجئے جن پر ہم عمل کریں اور اپنے لوگوں کو بھی بتائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے توحید' نماز' روزہ اور ادائے خمس کی تلقین فرمائی اور اس وقت چار قسم کی مروج شراب کے بنانے کی ممانعت فرمائی۔ وفد کے لوگ حضور اکرم ﷺ کی معلومات اور وہاں کے حالات سے باخبر ہونے کا سن کر بہت حیران ہوئے۔ آخر حضور اکرم ﷺ سارے جہانوں کے نبی تھے' آپ کو خبر نہیں ہوگی؟ تو کس کو ہوگی؟ اس وفد میں جارود بن بشر مسیحی بھی تھا۔ اس نے عرض کیا' اگر میں عیسائیت چھوڑ کر آپ کے دین میں آؤں تو کیا آپ ضامن بنتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "ہاں میں ضامن بنتا ہوں" جارود فوراً" مسلمان ہوگیا اور اس کے سارے ساتھی بھی مسلمان ہوگئے۔

جس رات یہ لوگ آئے تھے حضور اکرم ﷺ نے اس سے پہلے ہی صبح کو افق کی طرف دیکھ کر فرمایا تھا کہ ضرور ضرور مشرکین کی ایک جماعت آئے گی' جن کو اسلام پر مجبور نہیں کیا گیا ہے۔ وہ لوگ دور دراز سے سفر کرکے آئے ہیں۔ ان کے اونٹ تھک گئے ہیں اور ان کا زاد راہ ختم ہوگیا ہے۔ "اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما وہ میرے پاس مال مانگنے نہیں آئے وہ اہل مشرق میں سب سے بہتر ہیں" غور فرمایئے' اسلام کی صداقت کس طرح اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی سچائی کس قدر غالب ہے۔ اس وفد کے رئیس عبداللہ بن عوف الاشج سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے عبداللہ! تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جن کو اللہ پسند کرتا ہے' عبداللہ نے عرض کیا کہ وہ کونسی ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلم اور وقار' انہوں نے عرض کیا کہ یہ چیز پیدا ہوگئی ہے یا میری خلقت اس پر ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری خلقت اس پر ہوئی ہے۔" (ابن سعد الطبقات الکبریٰ)

اس سے معلوم ہوا کہ وفد کے ساتھ خوب گھل ملکر باتیں کرنی چاہئیں' تاکہ انہیں اس بات کا احساس ہو کہ انہیں اہمیت دی جارہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے وفد کے لوگوں کے لئے انعامات کا حکم دیا۔ رئیس وفد عبداللہ الاشج کو سب سے زیادہ دلایا' انہیں ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی مرحمت فرمائی اور منقذ بن حبان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا۔ (ایضاً)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون: ۷۳۵۵۷۳

اخبارِ ختمِ نبوّت

کوئٹہ‘ لاہور اور گوجرانوالہ کی جماعتی سرگرمیاں

کوئٹہ (مولانا عبدالعزیز جتوئی) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر جمعۃ المبارک کو صوبہ بھر میں حکومت کی قادیانیت نوازی پر یوم احتجاج منایا گیا اور مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں‘ جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندہ خصوصی کے مطابق آل پارٹیز عالمی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ کے تمام بڑے چھوٹے شہروں میں یوم احتجاج منایا گیا اور بیشتر مساجد میں حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گیا۔ مرکزی جامع مسجد میں مولانا انوار الحق حقانی نے حکومت کی قادیانیت نوازی کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ جامع مسجد قندھاری میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب میں مولانا عبدالواحد نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر دفتر ملتان پر پولیس کے چھاپے کی شدید مذمت کی اور اس کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد منیر الدین نے سنہری مسجد میں نماز جمعہ کے خطبہ میں کہا کہ قادیانیت ملت اسلامیہ کے لئے ناسور ہے۔ حکومت اسلام دشمن ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے تصویری ٹکٹ منسوخ کرے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کر کے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے۔ جمعیت علماء پاکستان اور ملی یکجہتی کونسل بلوچستان کے صدر مولانا مفتی غلام محمد قادری نے کہا کہ موجودہ حکومت قادیانیت نوازی چھوڑ دے اور مجلس عمل کے مطالبات کو تسلیم کرے۔ جامع مسجد گول میں مولانا عبدالرحیم رحیمی نے کہا کہ مجلس کے دفتر پر چھاپے کے ملزموں کو بے نقاب کیا جائے اور مجیب الرحمٰن قادیانی سمیت تمام قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوری طور پر برطرف کیا جائے نیز اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ قادیانی عبادتگاہوں کی ہیئت تبدیل کی جائے۔ تحریک فقہ جعفریہ کے صوبائی صدر علامہ غلام مہدی نجفی نے کہا کہ حکومت امریکہ اور یہودیوں کی خوشنودی کے لئے قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ مساجد‘ امام بارگاہوں‘ قبرستانوں‘ قرآن خوانی کی محافل اور مجالس پر حملہ کرنے والے دہشت گردوں کو کھلی چھٹی دے رہی ہے۔ مجلس ختم نبوت جو اتحاد بین المسلمین کا ادارہ ہے اس کے صدر دفتر ملتان پر چھاپے مارے جا رہے ہیں جو قابل مذمت ہے۔ جامع مسجد سلفیہ میں مولانا محمد علی تراب نے مجلس کے مطالبات کی حمایت کی۔ دریں اثناء ژوب‘ لورالائی‘ چمن‘ پشین‘ زیارت‘ ہرنائی‘ مچھ‘ ڈھاڈر‘ سبی‘ لوستہ محمد‘ ڈیرہ مراد جمالی‘ مستونگ‘ قلات‘ خاران‘ نوشکی‘ دالبندین‘ تفتان‘ تربت اور پنجگور سمیت دوسرے شہروں میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر دفتر ملتان پر چھاپے کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا اور قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

حکومت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پر چھاپے کی معافی مانگے

(بلوچستان مساجد میں قرارداد)

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) کوئٹہ سمیت بلوچستان کے مختلف شہروں کی مساجد میں نماز جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان پر پولیس چھاپے کی شدید مذمت کی گئی۔ اس سلسلے میں قراردادیں منظور کی گئیں جن میں کہا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر قسم کی سیاسی منافرت اور فرقہ واریت سے بالاتر ہے۔ مجلس نے ہمیشہ عدم تشدد کا راستہ اپنایا ہے۔ اسلام کے بدترین دشمن قادیانیوں کے خلاف بھی متشددانہ کارروائی نہیں کی۔ دفتر پر چھاپے کی کارروائی پر اہل اسلام سمجھتے ہیں کہ یقیناً اس سازش میں قادیانیوں کے ذہن شامل ہیں۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ اس کارروائی پر حکومت پنجاب معافی مانگے اور آئندہ ایسی ناپاک جسارت نہ کرنے کی یقین دہانی کرائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملتان سیکریٹریٹ پر پولیس چھاپہ کی مذمت

لاہور (پ ر) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اجمل خان' مولانا فضل الرحمن' میاں محمد اجمل قادری' مولانا سمیع الحق' لیاقت بلوچ' مولانا عبدالمالک خان' سردار محمد خان لغاری' قاری عبدالحمید قادری' انجینئر سلیم اللہ خان' حافظ زبیر احمد ظہیر' صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی' مولانا عزیزالرحمن جالندھری' سید امیر حسین گیلانی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا عزیزالرحمن ثانی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹریٹ ملتان میں پولیس کے چھاپہ اور مبلغین وکارکنوں کو یرغمال بنانے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پنجاب اس واقعہ کا فوری نوٹس لے اور متعلقہ پولیس افسروں کو معطل کیا جائے اور حکومت معذرت کرے بصورت دیگر آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تحریک چلانے پر مجبور ہوگی۔

علمأ کرام نے جمعہ کے خطبات میں قادیانیت نوازی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا منیرالدین نے تمام مکاتب فکر کے علمأ کرام سے درخواست کی ہے کہ وہ جمعہ کے خطبات میں حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور مندرجہ ذیل قراردادیں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں منظور کروائیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے بانی حضرت مولانا سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ کے دور سے لے کر موجودہ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی قیادت باسعادت تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کی داعی ہے ۲۲/اپریل ۱۹۹۹ء کو اس کے دفتر مرکزیہ ملتان پر پولیس نے دھاوا بولا' تلاشی لی' عملہ کو ہراساں کیا اور یرغمال بنا کر ان کو صبح کی نماز پڑھنے سے روک دیا گیا' ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے پاکستان کو لعنتی زمین قرار دیا اب حکومت کے محکمہ ڈاک نے ٹکٹ شائع کئے ہیں' مجیب الرحمن قادیانی ایڈووکیٹ نہ صرف قادیانی ہے بلکہ جنونی اور متعصب قادیانی ہے اسے حکومت نے اسپیشل پبلک حکومت سے درخواست ہے کہ دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پر چھاپہ مارنے والے پولیس افسران کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کی تصویری ڈاک ٹکٹ منسوخ کئے جائیں' مجیب الرحمن قادیانی کو برطرف کرکے قادیانیت کی تبلیغ کا اس پر کیس درج کیا جائے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت تبدیل کی جائے۔

ختم نبوت گوجرنوالہ کا ہنگامی اجلاس

گوجرنوالہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حکیم عبدالرحمن آزاد منعقد ہوا جس میں مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واقع ملتان پر پولیس کے بلاجواز چھاپے' نمازیوں کی جامہ تلاشی لینے اور کارکنوں کو ہراساں کرنے کی مذمت کرتے ہوئے پولیس کے اس اقدام کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے شمع رسالت کے پروانوں میں بے چینی اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانیوں کے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا ہوئے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ پولیس کا یہ اقدام امن وامان کی صورتحال خراب کرنے کی ایک سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مکاتب فکر کی نمائندہ تنظیم ہے' جو فرقہ واریت پر قطعاً یقین نہیں رکھتی اور اتحاد بین المسلمین کی سب سے بڑی داعی جماعت ہے۔ اگر یہ جماعت بھی پولیس کے غیر قانونی اور اوچھے ہتھکنڈوں سے محفوظ نہیں تو پھر عام شہری کی کیا حالت ہوگی انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس اقدام کا فوری نوٹس لیتے ہوئے اس اقدام کے ذمہ دار پولیس افسران کے خلاف فوری کارروائی کرنی چاہئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے اس ہنگامی اجلاس میں علامہ محمد احمد' مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد' حافظ محمد یوسف عثمانی' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب' مولانا حافظ محمد اکرام' علامہ غلام رسول راشدی' ڈاکٹر غلام محمد' حافظ محمد عمران' مولانا عبدالحکیم' مولانا قاری فخرالدین' مرزا عبدالغنی' شاہد چشتی' حافظ محمد امین' میاں محمد اسمٰعیل اختر' سید عبدالملک شاہ' محمد اقبال' حاجی محمد ریاض' محمد حنیف' شوکت محمود صدیقی' مولانا گلزار احمد آزاد' مولانا جمیل احمد' محمد رشید اختر نے شرکت کی۔

علماء کرام کے لئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کی اپنے اہل خانہ کے لئے ہمارے یہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی، مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں۔

نوٹ: یہ پیشکش صرف ۲۷/رجب تک کے لئے ہے

دورۂ حدیث کے طلبہ بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

فقط خادم علماءحق

حاجی الیاس صاحب عفی عنہ

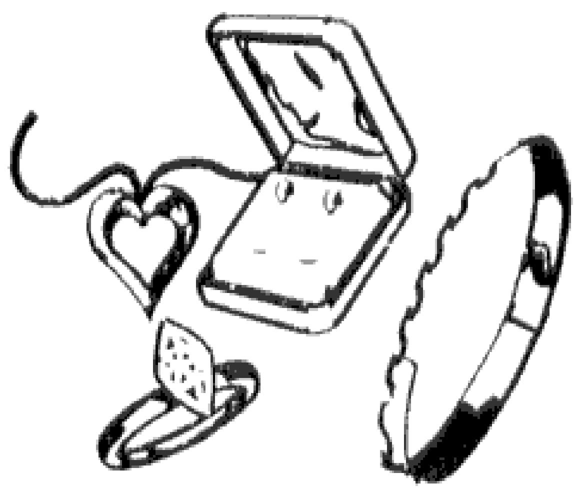

ستارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی۔ فون: ۷۴۵۰۸۰

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام

چودھویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوت کانفرنس برمنگھم

۸ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

- مسئلہ ختم نبوت
- حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام
- مسئلہ جہاد
- قادیانیت کے عقائد و عزائم
- مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 0171-737-8199